Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِ ہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

20 صفر 1429 ہجری 28 تبلیغ 1387 ہش 28 فروری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

علم میں بڑھنے کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہو

جو شخص علم کی تلاش میں نکلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ۔ اورلوگوں اور چارپایوں اور جانوروں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک کا رنگ دوسرے سے جُدا ہوتا ہے۔ حقیقت اسی طرح ہے (اور) اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں۔ اللہ بڑا غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ (سورۃ فاطر:۲۹)

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْ ارَحْمَۃَ رَبِّہٖ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ۔ (سورۃ الزمر:۱۰)

کیا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی صورت میں فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی مدحمت کی امید رکھتا ہے (وہ نافرمان کس طرح ہوسکتا ہے) تو کہہ دے کہ کیا علم والے لوگ اور جاہل برابر ہوسکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف عقل مند لوگ حاصل کرتے ہیں۔

فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵)

پس اللہ سچا بادشاہ ہے، بہت رفیع الشان ہے پس قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......ایک روایت میں ہے، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (سنن ابن ماجہ المقدمہ باب ثواب معلم الناس الخیر)

☆......ایک روایت میں ہے حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے۔ اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اس کے متعلق کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے (یہ اسی کا حصہ ہے) اے رسول! تو کہہ میں اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی تکلّف سے کام لینے والا ہوں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ ص باب قولہ وما انا من المتکلفین)

☆......حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم تکریم اور ادب سے پیش آؤ۔ (الترغیب والترھیب جلد نمبر ا صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

☆......ایک روایت میں حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلے میں فخر کرسکو۔ نہ اس لئے حاصل کرو کہ جہلا میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھا سکو۔ اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کی بناء پر اپنی شہرت اور نام ونمود کے لئے مجلسیں جماؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لئے آگ ہی آگ ہے یعنی اسے مصائب وبلیات (بلائیں) اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ المقدمہ باب الانتفاع بالعلم)

☆......ایک روایت میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین وآسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم وعرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیب اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی (رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا) کی دعا کی تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔ بعض امور کو وہ ابتدائی نگاہ میں ...... بالکل بے ہودہ سمجھتے تھے لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے، اس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے لئے ساتھ علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت ہی بے ہودہ باتوں کو چھوڑ کر اس سلسلے کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو۔ تمہارے یقین اور معرفت میں قوت کیونکر پیدا ہوگی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک وشبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم کو ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔ دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں، صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے، انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲ الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

’’میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفے کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفے سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

’’دین تو چاہتا ہے مصاحبت ہو پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اُٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو! قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلے کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بڑھ کر بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلے کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلے کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے، وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی متقی اور پرہیزگار ہوں مگر مَیں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔‘‘ پھر فرمایا ’’بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلے کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۵۔ الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

امتحان دینے والے طلباء کے لئے

ان دنوں میں سکولوں اور بورڈ و یونیورسٹیوں کے سالانہ امتحان ہونے والے ہیں اور طلباء میں پڑھائی کا زور اور امتحان کا حوف پایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مختلف قسم کے علوم پیدا فرمائے اور ان کے حصول کے ذرائع یعنی حواس خمس ظاہری و باطنی عطا فرمائے نیز دعا کرنے کی ہدایت فرمائی کہ ہمیشہ اپنے علم کی زیادتی کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ ربِّ زِدْنِی عِلْمًا۔ اس دعا میں ہمارے لئے دو پیغام ہیں ایک یہ کہ ہمیشہ اپنے علم کی زیادتی کے لئے دعا کے ساتھ اس کے برھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ دوسرے کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا علم کامل و مکمل ہو گیا ہے اور اب ہمیں مزید علم کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک جگہ ذکر فرمایا ہے کہ ہر علم والے پر ایک خوب علم رکھنے والی ہستی ہے۔ اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیں اپنے علم کو نامکمل سمجھتے ہوئے اس کو مزید بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہیئے کیونکہ وہی ذات تمام علوم کا سرچشمہ اور علوم عطا کرنے والا ہے دوسرے پوری محنت لگن اور شوق سے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس زمانہ میں حصول علم کے ذرائع بھی بہت وسیع ہو چکے ہیں اور مزید ذرائع پیدا ہو رہے ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تاہم اپنے وقت کا ضیاع بہت نقصان دہ ہے۔

اسی طرح احادیث میں مختلف مواقع پر علم کے حصول کی طرف بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اطلبو ا العلم من المهد الی ال۔۔ یعنی علم پنگوڑھے سے لے کر قبر میں داخل ہونے تک حاصل کرو یعنی علم زندگی کے ہر حصہ میں حاصل کرنا چاہیئے اور کبھی یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اب ہمیں حصول علم کی ضرورت نہیں یا عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے ہیں کہ ہمیں علم حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہو گا یہ ٹھیک ہے کہ بعض علوم خاص عمر کی حد میں ہی سیکھے جا سکتے ہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ زندگی بھر کوئی نہ کوئی علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال ایک سکولی طالب علم کے لئے قریباً ہر کلاس کے لئے ایک سال کا وقفہ ملتا ہے۔ اگر اس کا پورا فائدہ اٹھانے اور صحیح رنگ میں سارا سال محنت کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ حصول علم کی مثال پھلوں سے دی جا سکتی ہے۔ جس طرح ایک کسان اپنی فصل کے لئے کئی طرح کی محنت کرتا ہے اپنے آرام اور نیند کو ترک کرتا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ سوکھی مٹی پر ہی بیج ڈال کر گھر چلا جائے اور فصل پکنے کا انتظار کرے بلکہ بیج ڈالنے سے پہلے زمین کی تیاری کے لئے گڈائی کرتا اور اس کے سازگار ہونے پر بیج ڈالتا ہے اور اس کے اگنے کے بعد گڈائی کرنا، پانی دینا، جڑی بوٹیاں نکالنا اور حفاظت کرنا مسلسل محنت کو چاہتا ہے تب جا کر پھل پک کر تیار ہوتا ہے اور پھل کو سنبھالنے کے لئے غیر معمولی توجہ اور محنت کرنی پڑتی ہے اور وقت پر اگر سنبھالا نہ جائے تو سال بھر کی محنت ضائع ہو سکتی ہے۔ اسی طرح علم کا پھل حاصل کرنے کے لئے اپنے ذہن کی زمین کو تیار کرنا، مناسب وقت میں علم کے بیج ڈالنا اور پھر اس کی بار بار دہرائی اس کی حفاظت کرنا اور بھول چوک سے محفوظ رکھنا ایک مسلسل محنت کو چاہتا ہے تب اللہ کے فضل اور رحم سے علم کے پھلوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایک طالب علم نہ وقت پر پڑھائی کا آغاز کرے، نہ سال بھر اس کی دوہرائی اور اس کے حصول کی کوشش کرے تو پھل کی امید کیسے رکھ سکتا ہے اسی طرح جو طالب علم سال بھر تو کوشش کرتا رہے لیکن پھلوں کے پکنے کے وقت غیر معمولی محنت سے اس کو محفوظ نہ کرے تو اس کا پھل بھی ضائع ہو سکتا ہے۔ پس آج کل پھلوں کے پکنے اور ان کے نتائج حاصل کرنے کے دن ہیں طلباء کو چاہیئے کہ اگر سال بھر کی پڑھائی میں کمی بھی رہ گئی ہے تو اب زیادہ سے زیادہ محنت کر کے اپنے عمدہ پھلوں کو حاصل کر لیں۔

بہر حال ایک سکولی طالب علم کو ایک مناسب وقفہ ملتا ہے تا کہ وہ سال بھر میں اپنا نصاب مکمل کرے۔ جب تک اپنے نصاب کو اس لحاظ سے مکمل نہیں کر لیتے کہ اس کے اندر جو جو باتیں بتائی گئی ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ نہ لے اس کا حق ادا نہیں ہوتا اور صحیح رنگ میں علم حاصل نہیں ہوتا۔ پس طلباء کو چاہیئے کہ جہاں محنت سے لگن سے علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے علم میں وسعت کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اشاعت ھذا میں خلفاء کرام کے بعض ارشادات اور بزرگان کے ذریں اقوال دیئے جا رہے ہیں تا کہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ یاد رکھیں اپنی دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنی کامیابی کے لئے خط ضرور لکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو ان کے امتحانوں میں کامیاب فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

☆☆☆☆☆

منظوم کلام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
شیروں کی طرح غرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر
اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو
مقصود بنائے بیٹھے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو
تو چھینتے ہوں، گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں
شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں
وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اَے میری اُلفت کے طالب!
یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو
وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمّت چھوٹی ہے
گر تیرے ارادے مُردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں
گر تیرے خیال افسُردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل
مَیں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہُوں جنّت کا مینار، مگر
دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری اُلفت کی
تو اپنی نگاہیں اُونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس
کر قبضہ جا کے مقدّر پر
مَیں واحد کا ہُوں دل دادہ
اور واحد میرا پیارا ہے
گر تُو بھی واحد بن جائے
تو میری آنکھ کا تارا ہے
تُو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

☆☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

کوئی کتاب علاوہ قرآن کریم کے یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ اس کا لفظ لفظ الہامی شکل میں قائم ہے۔

قرآن کریم میں تحریف کرنے کی کوشش کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

اس کتاب کی حفاظت اور اس شریعت کی حفاظت اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے فرماتا رہتا ہے اور اس زمانے میں بھی وہ جری اللہ مبعوث ہوگیا جس نے دجال کے توڑ کرنے تھے۔

قرآن ایسی کتاب ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس کے ایک ایک حرف کی حفاظت اللہ تعالیٰ اس کے نزول کے دن سے کر رہا ہے اور کرتا رہے گا انشاء اللہ۔

وہ لوگ بھی جو مسلمان کہلا کر پھر تعلیم کے بعض حصوں کو دیکھ کر منہ چھپاتے پھرتے ہیں پریشان ہونے کی بجائے اس زمانے کے جری اللہ سے اس کتاب کی تعلیم کا فہم و ادراک حاصل کریں۔

(یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ کے تحت لفظ کتاب کے مختلف معانی کے لحاظ سے قرآن مجید کے فضائل کا پُرمعارف بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 11/جنوری 2008ء بمطابق 11/صلح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ۔اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ (البقرۃ:130)

گزشتہ خطبہ میں وقف جدید کے اعلان کی وجہ سے اس آیت کے مضمون کو جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے جاری نہیں رکھ سکا تھا۔ آج مَیں پھر اسی آیت کے مضمون کی طرف لوٹ رہا ہوں۔

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی جو بیان ہوئی ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ خطبہ میں مَیں نے پہلا حصہ بیان کیا تھا۔ اس کا جو بقیہ حصہ ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ یعنی دعا میں اس عظیم رسول کے لئے چار چیزیں مانگی تھیں۔ پہلی تو تھی۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ اس کا بیان ہوگیا ہے۔

اب ہے يُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ یعنی انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ بھی کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جو آیات تُو اس عظیم رسول پر نازل فرمائے وہ عظیم رسول اُن اتری ہوئی آیات کی ان پر جن لوگوں کے لئے مبعوث ہوا ہے، تلاوت کرے گا۔ اب ان آیات کی تلاوت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو نشان بھیجے گئے ہیں یا جو آیات نازل کی گئی ہیں جن میں عبرت کے واقعات بھی ہیں، جن میں نصیحت بھی ہے، عذاب کی خبریں بھی ہیں، صرف پڑھ کر سنا دے بلکہ جیسا کہ گزشتہ سے پیوستہ خطبے میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ آئندہ آنے والوں کے لئے یہ نمونے جو دیئے گئے تھے وہ ایک سبق ہیں۔ اس لئے یہ دعا کی کہ یہ عظیم نبی جو تو آئندہ زمانے کے لئے مبعوث کرنے والا ہے اور جس کے لئے مَیں دعا کرتا ہوں کہ بنی اسماعیل میں سے مبعوث ہو وہ نبی صرف اپنی زندگی تک ہی ان آیات کی تلاوت کرنے والا نہ ہو، یا اس کے زمانے کے لوگ ہی اس تعلیم سے فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں، اپنے وقت کے لوگوں کو ہی صرف تعلیم دینے والا نہ ہو بلکہ یہ عظیم نبی چونکہ قیامت تک کے لئے مبعوث ہونا ہے اس لئے یہ سب تعلیم جو ہے یہ لکھی ہوئی ملے۔ کتاب کی شکل میں ہو تا کہ قیامت تک اس پر عمل کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔

اس دعا سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم ہو چکا تھا کہ ایک زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث ہونا ہے جس کی تعلیم قیامت تک رہنی ہے۔ اس لئے دعا کی کہ وہ جن میں مبعوث ہو اور جس زمانے کے لئے مبعوث ہو، انہیں کتاب کی تعلیم دے۔ یہ تمام تعلیم، یہ تمام آیات یکجا تحریری صورت میں ہوں۔ اصل میں تو یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سکھائی تھی کہ جو عظیم رسول مبعوث ہونا ہے اس پر جو شریعت نازل ہونی ہے وہ تمام لکھی ہوئی صورت میں ہوگی اور اس طرح لکھی ہوگی کہ قیامت تک اس کا شوشہ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف یہ قرآن کریم ہی ہے جو مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لکھی ہوئی صورت میں ملا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے حُفّاظ پیدا کئے بلکہ آج تک پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں جن کے دل و دماغ پر اور یادداشت میں قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور حرف لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو تعلیم جاری فرمائی اس کو ظاہری کتاب میں بھی محفوظ کر لیا اور دل و دماغ میں بھی نقش کر دیا۔ جس طرح اس کی حفاظت کے سامان فرمائے کسی اور نبی پر اترنے والی آیات اور احکامات کی حفاظت نہیں کی۔ کوئی کتاب علاوہ قرآن کریم کے یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ اس کا لفظ لفظ الہامی شکل میں قائم ہے جبکہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ پہلے دن سے جس طرح اُترا اُسی طرح محفوظ ہے۔ بلکہ زیر زبر پیش، کہاں رکنا ہے، کہاں نہیں رکنا، اس حد تک تفصیل سے قرآن کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہے۔ تو یہ ہے اس کتاب کی خوبی جو اس رسول پر اتری جس پر شریعت کامل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِيْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْکُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) یعنی مَیں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر احسان پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا اور تمام نعمتیں تمہیں عطا فرما دی ہیں۔ پس یہ اعلان ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔

یہ جہاں حضرت ابراہیمؑ کی قبولیت دعا کا بھی نشان ہے کہ اس عظیم رسول پر تمام نعمتیں مکمل ہو چکی ہیں، تمام احکام جمع ہو گئے ہیں، تمام تاریخی واقعات جمع کر دیئے گئے ہیں، سابقہ شریعتوں کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ شریعت کے تمام احکام کے اعلیٰ معیار بتا دیئے گئے ہیں جن سے تمہاری شریعت کامل اور مکمل ہو گئی ہے۔ یہ اعلان اللہ تعالیٰ نے کیا۔ کوئی سابقہ شریعت اب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ کوئی سابقہ کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور حقیقت میں یہی ایک کتاب ہے جو اَلْکِتٰب کہلانے کی مستحق ہے۔ اور پھر صرف شرعی باتیں ہی نہیں، مذہبی

باتیں نہیں، علمی اور سائنسی باتیں بھی بیان کیں۔ جو سابقہ شریعتوں کے لوگوں کے لئے سمجھنا تو دور کی بات ہے خود آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی بعض باتیں شاید صرف آنحضرتؐ کے علاوہ کوئی نہ سمجھتا ہو۔ جو ایسی باتیں اور مستقبل کی خبریں تھیں جو اس زمانے میں ظاہر ہوئیں۔ پس اس کے اَلْکِتٰب ہونے کا یہ کمال ہے۔ اس میں تمام علوم بیان فرما کر اصل حالت میں آج تک قائم رکھا اور اس بات کا بھی خود اعلان فرمایا کہ اس کتاب کو، اس تعلیم کو جو عظیم رسول ﷺ پر اتری ہے مَیں محفوظ رکھوں گا اور کوئی نہیں جو اس کی حالت کو بدل سکے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کہ اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اور یہ حفاظت کے سامان پہلے دن سے ہی فرما دیئے اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہی لکھ کر محفوظ کر لی گئی۔ قرآن کریم کی تمام آیات یا قرآن کریم محفوظ کر لیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

''اس کتاب کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے۔ سو تیرہ سو برس سے اس پیشین گوئی کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ اب تک قرآن شریف میں پہلی کتابوں کی طرح کوئی مشرکانہ تعلیم ملنے نہیں پائی اور آئندہ بھی عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ اس میں کسی نوع کی مشرکانہ تعلیم مخلوط ہو سکے'' شامل ہو سکے'' کیونکہ لاکھوں مسلمان اس کے حافظ ہیں۔ ہزار ہا اس کی تفسیریں ہیں۔ پانچ وقت اس کی آیات نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ ہر روز اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اسی طرح تمام ملکوں میں اس کا پھیل جانا، کروڑ ہا نسخے اس کے دنیا میں موجود ہونا، ہر یک قوم کا اس کی تعلیم سے مطلع ہو جانا یہ سب امور ایسے ہیں کہ جن کے لحاظ سے عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ آئندہ بھی کسی نوع کا تغیر وتبدل قرآن شریف میں واقع ہونا ممتنع ہے اور محال ہے''۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 102 حاشیہ۔ مطبوعہ لندن)

یعنی اس بات کی یہ دلیل ہے کہ آئندہ بھی کبھی اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کو آج تک بلکہ اُس وقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اس پر بھی مزید سو سال گزر چکے ہیں، قرآن کو محفوظ رکھا ہوا ہے۔ آج بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آئندہ بھی عقل تسلیم نہیں کرسکتی کہ اس کی تعلیم میں کوئی ردّوبدل ہو سکے۔ وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی حفاظت بھی فرماتا رہے گا۔

فی زمانہ دجّال نے ایک یہ چال چلی کہ اس میں ردّوبدل کر سکے لیکن یہ کوششیں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں ایک دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں۔ اس قرآن کریم میں ردّوبدل کا یا اس کے مقابل پر نیا قرآن کریم پیش کرنے کی جو عیسائیوں کی ایک چال تھی، بہت بڑا خوفناک منصوبہ تھا اور اس کو پہلی دفعہ انہوں نے ''فرقان الحق'' کے نام سے شائع کیا۔ خود ہی اپنے پاس سے الفاظ بنا کر، کچھ قرآن کریم کے الفاظ لے کر کچھ اپنے پاس سے ملا کر، جوڑ جاڑ کر کچھ آیتیں بنائیں اور کچھ سورتیں بنالیں۔ ستّر یا ستتر میرا خیال ہے اور پہلی دفعہ اس کی اشاعت 1999ء میں ہوئی۔ ایوینجیلیکل چرچ کی طرف سے تھی اور اس لئے تھی کہ ان کا خیال ہے کہ جو آنے والا مسیح ہے اس کے آنے کی خبر دینے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو پہلے ذہنی طور پر تیار کر لیا جائے اور فرقان الحق کے نام سے ایک کتاب ان میں متعارف کروا دی جائے۔ ایک خبر آئی تھی اس زمانے میں بھی کہ کویت میں یہ تقسیم ہو رہی ہے یا بچوں کو پڑھائی گئی ہے۔ اس بارہ میں عربی ڈیسک کو کہا تھا کہ پتہ کریں لیکن ان کی رپورٹ نہیں آئی۔ انہوں نے بڑی دیر لگادی۔ پتہ لگنا چاہئے کیونکہ دو سال پہلے یہ خبر عام ہوئی تھی۔ بہرحال امریکہ سے یہ شائع ہوئی تھی۔

اس کے علاوہ تحریف کرنے کی ایک اور کوشش بھی ہے۔ مسلمانوں کا ایک گروپ ہے جو شریعہ کے خلاف کھڑا ہوا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم میں سے جنگ اور جہاد کے بارہ میں جتنی آیات ہیں وہ نکال دی جائیں۔ انتہائی مداہنت اور بزدلی دکھانے والا یہ گروپ ہے جو مغربی معاشرہ کو یا دوسرے لفظوں میں عیسائیوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں یا مذہب سے ان کو کوئی لگاؤ ہی نہیں۔ قرآن کریم میں تحریف کر کے مسلمانوں کے اندر رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ بہرحال یہ تو ان لوگوں کی کوشش ہے۔ یہ کوششیں چاہے اب عیسائیوں کی طرف سے ہوں یا اس طبقے کی طرف سے ہوں جو مسلمان کہلاتے ہوئے اپنی ہی جڑیں کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں یا منافقین کا کردار ادا کر رہے ہیں، جن کی طرف سے بھی ہوں، جو بھی قرآن شریف کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ اس میں تو بہرحال کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ یہ لوگ صرف دنیا کی نظر سے دیکھنے والے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ جس طرح بائبل میں انسانی دخل ہو گیا، اسی طرح قرآن کریم میں بھی کر سکتے ہیں۔ جبکہ بائبل کے ساتھ یا کسی بھی اور کتاب کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں تھا۔ قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اُس عظیم رسول پہ اتری ہوئی کتاب ہے جس کی تعلیم قیامت تک رہنی ہے۔ پس ان لوگوں کو چاہے وہ غیر ہیں یا اپنے ہیں اگر خدا پر ایمان ہو تو یہ سب کچھ دیکھ کر کہ واحد کتاب اپنی اصلی حالت میں ہے، دجل اور شرارت کرنے کی بجائے اس کتاب کی تعلیم پر غور کرتے کہ ایک طرف تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک عظیم رسول کے لئے ایک کتاب کی اور اس کی تعلیم کی دعا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے دعا سن بھی لی اور وہ عظیم رسول عرب میں مبعوث بھی ہو گیا جو اس کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس تعلیم کے اثرات دنیا نے دیکھ بھی لئے۔ اس کے باوجود یہ دشمنی تبھی ہو سکتی ہے کہ آنکھوں پر پٹی بندھی ہو یا خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین نہ ہو، یا صرف اور صرف شرارت، فتنہ اور فساد کی غرض ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ کیونکہ یہ تعلیم اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے اور یہ رسول بھی خاتم الانبیاء ہے اس لئے اس رسول کی اتباع کے بغیر نہ کوئی رسول، نہ کوئی نبی آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کتاب کبھی آسکتی ہے۔ تم لوگوں نے یہ دجل کی کوششیں کرنی ہیں تو کر کے دیکھ لو لیکن کبھی کامیاب نہیں ہو گے۔ اس کتاب کی حفاظت اور اس شریعت کی حفاظت اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے فرماتا رہتا ہے اور اس زمانے میں بھی وہ جری اللہ مبعوث ہو گیا جس نے دجال کے توڑ کرنے تھے اس لئے چاہے جتنی بھی کوشش کر لو یہ خدا کی تقدیر ہے کہ اب شیطان کے بندوں اور رحمٰن کے بندوں کی آخری جنگ ہے جس میں یقیناً رحمان کے بندوں نے کامیاب ہونا ہے۔ ان لوگوں کو، مخالفین کو جو اپنے کھل کھیلنے کا موقع مل رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی پیشگوئی فرمائی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ یہ بتا سکے کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ مَیں ہوں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب مَیں کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہوں تو وہ ہو کر رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں ان باتوں کی کوئی فکر نہیں کہ ان کے یہ دجل کامیاب ہو جائیں گے۔ ہاں بعض بے وقوفوں اور کم علموں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور بعض مسلمانوں میں سے کچھ ان کی باتیں سن کے کچھ ضائع بھی ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو شرارت سے، کچھ معصومیت سے پھنس جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ بھی جو مسلمان کہلا کر پھر تعلیم کے بعض حصوں کو دیکھ کر منہ چھپاتے پھرتے ہیں، پریشان ہونے کی بجائے اس زمانے کے جری اللہ سے اس کتاب کی تعلیم کا فہم وادراک حاصل کریں۔ اس سے یہ تعلیم سیکھیں تا کہ پتہ چلے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ قرآن کریم کے احکامات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے ایک ایک حرف کی حفاظت اللہ تعالیٰ اس کے نزول کے دن سے کر رہا ہے اور کرتا رہے گا انشاء اللہ۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔

پس قرآن ایسی کتاب ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ بعض مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی بعض تعلیمات اب منسوخ ہونی چاہئیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان کو اِس تعلیم کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور اس زمانے کے امام سے سمجھنا چاہئے جس کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست اس زمانے میں اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم کے بارے میں یہ اہم بات سمجھنے والی ہے۔ اس میں کتاب کا ایک مطلب احکامات اور فرائض بھی ہیں۔ تو اس میں کچھ فرائض ہیں، کچھ احکامات ہیں اور فرائض ایسی چیز ہیں جو ضروری ہیں، لازمی ہیں ردّوبدل نہیں ہو سکتیں اور ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ کس طرح ان کی ادائیگی کرنی ہے۔ بڑی واضح تعلیم ہے اور دیگر احکامات میں حالات کے مطابق کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ ان احکامات میں سے بعض ذاتی نوعیت کے ہیں اور ایسے بھی جو جماعتی اور قومی نوعیت کے بھی ہیں۔ جو ذاتی ہیں ان میں بعض حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے فرد کو اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً عبادت میں فرض نمازیں ہیں۔ یہ لازمی ہیں۔ نوافل ہیں یہ اختیاری ہیں۔ پھر فرض نمازوں میں باجماعت نماز ہے۔ کھڑے ہو کر پڑھنا ہے، باوضو ہونا ہے، اس طرح کے احکامات ہیں۔ پھر ساتھ ہی بیمار یا مسافر کو بعض سہولتیں بھی دی گئی ہیں۔ تو یہ ہے مکمل تعلیم جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔ اسی طرح کی اور بہت ساری مثالیں ہیں۔

پھر جو قومی یا اجتماعی احکامات ہیں مثلاً جہاد یا جنگ کا حکم ہے جس سے اُس طبقے کو شرم آتی ہے جو اِس میں تحریف کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ کیا یہ ممالک جن کے پیچھے چل کر یہ لوگ مداہنت دکھا رہے ہیں، بزدلی دکھا رہے ہیں، ان کی خوشامد کرنا چاہتے ہیں، جنگیں نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی تاریخ ظالمانہ جنگوں سے بھری پڑی ہے اور پھر اس زمانے میں بھی بعض ملکوں پر ان لوگوں نے ظالمانہ تسلط قائم کیا ہوا ہے اور مسلسل جنگ کی صورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو، وہ جو صحیح مومن ہے، صحیح مسلمان ہے، شرمندہ ہونے کی بجائے ان لوگوں کو شرمندہ کرنا چاہئے کہ کہتے کیا ہو اور کر کیا رہے ہو۔

دوسرے قرآن میں جہاں جہاد کا حکم ہے جو جنگ کی صورت میں ہے۔ یعنی جنگ کی صورت میں جہاد، تلوار سے جہاد، اس کے لئے بعض شرائط ہیں کہ تمہارے پر کوئی ظلم کرتا ہے، حملہ کرتا ہے تو ظلم کا جواب دو۔ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے تو بہانے تلاش نہ کرو اور خون بہانے کی کوشش نہ کرو۔ اسی طرح بیشمار اور احکامات ہیں۔ جنگی قیدی ہیں ان کے ساتھ انصاف کرو، عدل سے کام لو۔ اور پھر یہ کہ جنگ اور جہاد یعنی تلوار اور بندوق کا جہاد کرنا ہے تو اس کا فیصلہ اولوالامر نے کرنا ہے۔ ہرا یرے غیرے نے نہیں کرنا اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جو حکم اور عدل بھیجا ہے جس نے یہ فیصلے اس کتاب کی تعلیم کے مطابق کرنے ہیں کہ اب کون سا عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں احسن ہے، جس نے یہ فیصلے کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تفصیل اور وضاحت کیا ہے۔ کون سا عمل اب اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ہے تو اس حکَم اور عدل نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس زمانے میں میرے آنے کے ساتھ تیر وتفنگ، تلوار، بندوق کے ساتھ جہاد بند ہے اور اب جہاد کے لئے تم بھی وہی حربے استعمال کرو جو مخالفین استعمال کر رہے ہیں۔ یا تمہارا دشمن استعمال کر رہا ہے۔ مخالف لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف نفرت پھیلا رہا ہے تو تم بھی لٹریچر کے ذریعہ سے نہ صرف اس کا دفاع کرو بلکہ قرآنی تعلیم کو پھیلا کر ثابت کرو کہ یہی ایک تعلیم ہے جو نجات دلانے والی تعلیم ہے جو کہ خدائے واحد کی طرف سے ہے۔ اگر یہ لوگ دجل سے کام لیتے ہوئے قرآن کی طرز پر کتاب شائع کر کے عیسائیت کی تعلیم دے رہے ہیں تو اس کا ردّ کرو۔

پس اس حکم کی اب یہ تشریح ہے کہ اب جہاد تعلیمی اور علمی جہاد ہے۔ جہاد کا مطلب صرف تلوار چلانا نہیں ہے۔ نہ ہی کبھی آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم نے صرف یہی مطلب سمجھا ہے۔ بلکہ جہاد اکبر قرآنی

تعلیم پر عمل کرنا اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اگر جہاد کی صورت میں جنگ کا جواب دینے کی اجازت ہے۔ اگر حکومت پر کوئی حملہ کرتا، ملکوں پر حملہ کرتا ہے اور حکومتیں جواب دیتی ہیں اور اب بھی اس صورت میں اجازت ہے نہ کہ تنظیموں کا کام ہے۔ ان عقل کے اندھوں کو اب یہ بتانا جہاد ہے کہ دلیل سے ہم ثابت کرتے ہیں کہ تمہاری یہ کوشش جو ہے یہ بچگانہ کوشش ہے۔ اگر اس کتاب کو دیکھیں تو انتہائی بچگانہ کوشش لگتی ہے۔ بظاہر یہ دعویٰ ہے کہ بڑے عقلمندوں نے بنایا ہے لیکن دیکھنے سے ہی پتہ لگ جاتا ہے، ایک عام فہم کا انسان اس کو دیکھتے ہی سمجھ لیتا ہے کہ انسانی کوشش ہے۔ تو بہرحال قرآن کریم کی اصل حالت میں حفاظت کی، اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے بارے میں اس اعلان کی مَیں بات کر رہا تھا ہمیشہ اس کی حفاظت کروں گا۔

بعض مستشرقین جو ہیں جو اسلام کے خلاف توڑ مروڑ کر بھی پیش کرتے ہیں ان سے بھی یہ تائید کروائی ہے۔ انہوں نے بھی بالآخر مجبوراً یہ لکھا ہے۔ چنانچہ جان برٹن(John Burton) کی ایک کتاب "TheCollection of The Quran" ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔ تھوڑا سا حصہ میں پڑھتا ہوں کہ ''ہم تک پہنچنے والا متن بعینہ وہی ہے جو خود نبی (کریم ﷺ) کا مرتبہ اور مصدقہ ہے۔ چنانچہ آج ہمارے پاس جو کتاب ہے (یعنی قرآن) یہ دراصل مصحف محمدی ہی ہے''۔

(John Burton, The Collection of The Quran, Cambridge University Press,1997. P. 239-240)

پھر H.A.R Gibb لکھتے ہیں کہ ''یہ ایک نہایت قوی حقیقت ہے کہ (قرآن کریم میں) کسی قسم کی کوئی تحریف ثابت نہیں کی جاسکی۔ اور یہ حقیقت بھی بہت قوی ہے کہ محمد (ﷺ) کے بیان فرمودہ الفاظ کو اصل حالت میں مکمل احتیاط کے ساتھ اب تک محفوظ رکھا گیا ہے''۔

(H.A.R.Gobb, Muhammadanism,London, Oxford University Press 1969, P. 50)

سر ولیم میور بہت بڑے مستشرق ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''دنیا کے پردے پر اور کوئی ایسا کام نہیں کہ جس کا متن بارہ صدیوں کے بعد بھی صحیح ترین حالت میں ہو''۔

(Sir William Muir, Life of Muhammet, London 1878. P. 558)

ڈاکٹر مورس بکائے "The Bible ,The Quran and Science" میں لکھتے ہیں۔ فرنچ سے ٹرانسلیشن ہے کہ ''آج کے دور میں مہیا ہونے والے قرآن کریم کے تمام نسخے اصل متن کی دیانتداری سے کی گئی نقول ہیں۔ قرآن کے معاملہ میں اب تک کے شب و روز میں تحریف و تبدل کا کوئی سراغ نہیں ملتا''۔

(The Bible, The Quran and Science, Translation from French by Alstair D.Pannel and The Author under heading Conclusion, P. 102)

پھر نولڈیکے جو بہت بڑے مستشرق تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (ﷺ) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ16)

پھر لکھتے ہیں کہ: ''ممکن ہے کہ تحریر کی کوئی معمولی غلطیاں ہوں''۔ یعنی طرز تحریر میں ہوں تو ہوں، یہ ان کا طرز ہے شک میں ڈالنے کے لئے بہرحال۔ ''لیکن جو قرآن عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد نے پیش کیا ہے (ﷺ)۔ گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔ یورپ کے محققین کی وہ تمام کوششیں جو قرآن میں بعد میں بعض اضافہ جات ثابت کرنے کے لئے کی گئی تھیں قطعاً ناکام رہی ہیں۔

(Encyclopaedia Britanica. Edition:1911. Under heading "Quran". P. 905)

اس طرح کے بہت سارے ہیں۔ پس یہی وہ کتاب ہے، اَلْکِتٰب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت خاتم الانبیاء پر اتری۔ اس میں تحریف کی نہ پہلے بھی کوئی کوشش کامیاب ہوئی نہ آئندہ ہوسکتی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَیں اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ انسانوں کے ذریعہ ہمارے تک نہیں پہنچی بلکہ اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمائے تھے کہ اس کی حفاظت کے سامان ہمیشہ ہوتے رہے۔ اور ان کی کوششوں کے باوجود نہ ہی کبھی یہ الزام لگ سکتا ہے کہ اس میں کسی زمانہ میں بھی کبھی ردّ و بدل ہوئی۔

کتاب کے معنی جمع کرنے والی چیز کے بھی ہیں۔ پس اس لحاظ سے قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام قسم کی تعلیمات جمع ہوگئی ہیں۔ اس میں تمدنی علم بھی ہے، مذہبی علم بھی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا، اقتصادی بھی ہے، سائنسی بھی ہے، اخلاقی تعلیم بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ذَالِکَ الْکِتَابُ یعنی یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا کے علم سے خلعت وجود پہنا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا علم تمام علوم سے کامل تر ہے۔ پس جو تعلیمات اس میں جمع کی گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اپنے کامل علم کے مطابق اتاری ہیں کیونکہ شریعت کامل ہو رہی تھی اس لئے تمام تعلیمات جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں اس طرح کسی اور شرعی کتاب میں اس اعلیٰ پائے کی نہیں اتریں۔ بعض احکامات ایک جیسے ہیں لیکن ان کے بھی معیار وہ نہیں ہیں۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مزید فرما دیا کہ میں جو تمام علوم کا سرچشمہ ہوں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اس تعلیم کے اعلیٰ پائے کے ہونے میں کوئی شک نہیں اور کسی بھی شک و شبہ میں کوئی گنجائش نہیں۔ تم لاکھ کوشش کرلو اس جیسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ دجل سے کام لے کر کوشش تو کرلو گے لیکن فوراً ننگے ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ذرا سے غور سے جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا ایک عام آدمی بھی، معمولی تعلیم یافتہ بھی اس کو دیکھ لے تو پتہ چل جاتا ہے کہ اس میں کتنے سقم ہیں، کتنی بے ترتیبیوں سے ان کو جوڑا گیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ توحید کا بیان ہے، توحید کے اردگرد گھومتی ہے۔ جبکہ اس کو اگر پڑھیں تو مسلمانوں کو بگاڑنے کے لئے کوشش کی گئی ہے اور بڑی ہوشیاری سے شروع میں ہی تثلیث کا بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اسی آیت میں توحید کا بیان کر کے تثلیث کو توحید بنا دیا۔ ایک مسلمان جس کو بنیادی علم ہے وہ کس طرح اس کو قبول کرسکتا ہے یا تو ہوشیاری یہ ہوتی ہے کہ پہلے کچھ نہ کچھ توحید کا بیان کیا جاتا پھر گھوم پھرا کر اس میں تثلیث کا کچھ حصہ ڈال دیا جاتا۔ تو بے وقوفی تو یہاں تک ہے کہ شروع میں ہی ایک ہی آیت میں جو انہوں نے اپنی طرف سے آیت بنائی ہے اس میں توحید اور تثلیث کا بیان ہے۔ بہرحال اس کو یہاں بیان کرنے کی تو ضرورت نہیں۔ اس میں فضول باتیں ہی ہیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں۔ اس بات کی وضاحت میں کہ جو الہام الٰہی ہے اس کی جو ہدایت ہے ہر ایک طبیعت کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ الہام الٰہی کا یا اللہ تعالیٰ کی تعلیم کا اُن طبائع پر اثر ہوتا ہے جن کی طبیعتیں صاف ہوں۔ ہر حکم جو ہے، جو تعلیم اترتی ہے ان لوگوں کے لئے ہے جو پاک طبیعت رکھتے ہیں، جو صفت تقویٰ اور صلاحیت سے متصف ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: ''اس آیت پر یعنی الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورۃ البقرہ آیت :3) پر غور کرنا چاہئے کہ کس لطافت اور خوبی اور رعایت ایجاز سے خدائے تعالیٰ نے وسوسہ مذکور کا جواب دیا ہے'' یعنی اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہر ایک اس تعلیم سے کیوں نہیں اثر لیتا تو اس کو اس آیت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کس خوبی سے اللہ نے جواب دیا ہے۔ ''اول قرآن شریف کے نزول کی علت فاعلی بیان کی'' یعنی اس کے نزول کی، اترنے کی وجہ'' اور اس کی عظمت اور بزرگی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا الٓمّٓ مَیں خدا ہوں جو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ یعنی نازل کنندہ اس کتاب کا مَیں ہوں جو علیم و حکیم ہوں جس کے علم کے برابر کسی کا علم نہیں۔ پھر بعد اس کے علّتِ مادّی قرآن کے بیان میں فرمائی اور اس کی عظمت کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا ذَالِکَ الْکِتٰبُ وہ کتاب ہے۔ یعنی ایسی عظیم الشان اور عالی مرتبت کتاب ہے جس کی علّتِ مادّی'' اس کے پیدا ہونے کی وجہ ''علم الٰہی ہے۔ یعنی جس کی نسبت ثابت ہے کہ اس کا منبع اور چشمہ ذات قدیم حضرت حکیم مطلق ہے'' یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ''اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ''وہ'' کا لفظ اختیار کرنے سے جو بُعد اور دُوری کے لئے آتا ہے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ کتاب اس ذات عالی صفات کے علم سے ظہور پذیر ہے جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہے۔ جس کے علوم کاملہ اور اسرار دقیقہ نظر انسانی کی حدّ جولان سے بہت بعید اور دُور ہیں''۔ یعنی اس کے اندر جو کامل علم ہے، جو کامل تعلیم ہے اس کے اندر اور جو راز کی باتیں پوشیدہ ہیں اور جو گہرائی کی باتیں پوشیدہ ہیں وہ انسان کا، عام آدمی کا جو فہم و ادراک ہے اس سے بہت دور ہیں۔ ''پھر بعد اس کے علّت صوری کا قابل تعریف ہونا ظاہر فرمایا۔'' یعنی ظاہری شکل جو ہے'' اور کہا لَارَیْبَ فِیْہِ یعنی قرآن اپنی ذات میں ایسی صورت و مدلل و معقول پر واقع ہے کہ کسی نوع کے شک کرنے کی اس میں گنجائش نہیں۔ یعنی وہ دوسری کتابوں کی طرح بطور کتھا اور کہانی کے نہیں۔ بلکہ اَدِلّۂ یقینیہ و براہینِ قطعیہ پر مشتمل ہے'' یعنی اس میں یقینی دلائل بھی موجود ہیں اور بڑے صاف ستھرے اور قطعی طور پر روشن نشان موجود ہیں۔ ''اور اپنے مطالب پر حجج بیّنہ اور دلائل شافیہ بیان کرتا ہے''۔ جو بھی اس کا مطلب ہے مکمل طور پر کھل کر ان کی دلیلوں کے ساتھ، کافی شافی دلیل کے ساتھ ان کو بیان کرتا ہے۔ ''اور فی نفسہٖ ایک معجزہ ہے جو شکوک اور شبہات کے دور کرنے میں سیف قاطع کا حکم رکھتا ہے''۔ ایک ایسا معجزہ ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے اور ایک تیز دھار تلوار کا حکم رکھتا ہے کہ اگر اس طرح اس کو سمجھا جائے تو جو متقی ہے، جو اس کو سمجھنے کی کوشش کرے گا اس کا ہر شک، ہر شبہ کٹ جائے گا، ختم ہو جائے گا۔ ''اور خدا شناسی کے بارے میں صرف ہونا چاہئے کے ظنّی مرتبہ میں نہیں چھوڑتا''۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ ہونا چاہئے۔ ''بلکہ ہے کے یقینی اور قطعی مرتبے تک پہنچاتا ہے''۔ اس بات پر قائم کرتا ہے کہ خدا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''یہ تو علل ثلاثہ کی عظمت کا بیان فرمایا اور پھر باوجود عظیم الشان ہونے ان ہر سہ علّتوں کے'' ان سب وجوہات کے، جو تینوں وجوہات بیان کی ہیں ''جن کو تاثیر اور اصلاح میں دخل عظیم ہے علّت رابعہ'' چوتھی جو اس کی وجہ ہے، جو اس کا اصل مقصد ہے۔ ''یعنی علّت غائی، نزول قرآن شریف کو جو راہنمائی اور ہدایت ہے صرف متقین میں منحصر کر دیا''۔ یعنی یہ باتیں ان لوگوں کو پہنچیں گی ان کو یہ باتیں سمجھ آئیں گی جو متقی ہوں گے۔ وہ لوگ عام لوگ نہیں۔ جب تک تقویٰ نہ ہو انہیں کوئی نہیں لے سکتا۔ ''اور فرمایا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن کہ یہ کتاب صرف ان جواہر قابلہ کی ہدایت کیلئے نازل کی گئی ہے جو بوجہ پاک باطنی و عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم و شوقِ طلب حق و نیّتِ صحیح انجام کار درجۂ ایمان و خدا شناسی و تقویٰ کامل پر پہنچ جائیں گے''۔ یعنی یہ کتاب ان لوگوں کو ہدایت دے گی، ساری نصیحتیں ان لوگوں کو پہنچیں گی جو ایسے لوگ ہیں جو اس قابل ہیں جو ہدایت پائیں۔ اور کس طرح اس قابل بنیں گے جن کے اندرونے پاک ہوں گے، جن کو عقل ہوگی اور فہم ہوگا۔ جو سیدھے راستے پر چلنے والا ہو اور حق کو پانے کے لئے ایک شوق ہوگا، طلب ہوگی اور صحیح نیت ہوگی تو پھر آخر کار ان کو خدا تعالیٰ کی پہچان ہوگی اور پھر وہ تقویٰ جو کامل ہے اس تک پہنچ جائیں گے۔ اگر یہ چیزیں نہیں ہیں تو قرآن کریم کی کسی کو سمجھ نہیں آسکتی

۔فرمایا:’’یعنی جن کو خدا اپنے علمِ قدیم سے جانتا ہے کہ ان کی فطرت اس ہدایت کے مناسبِ حال واقعہ ہے اور وہ معارف حقانی میں ترقی کر سکتے ہیں وہ بالآخر اس کتاب سے ہدایت پا جائیں گے اور بہرحال یہ کتاب ان کو پہنچ رہے گی۔اور قبل اس کے جو وہ مریں خدا ان کو راہ راست پر آنے کی توفیق دے دے گا۔

اب دیکھو اس جگہ خدائے تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ کے علم میں ہدایت پانے کے لائق ہیں اور اپنی اصل فطرت میں صفتِ تقویٰ سے متصف ہیں وہ ضرور ہدایت پا جائیں گے۔اور پھر اُن آیات میں جو اِس آیت کے بعد لکھی گئی ہیں اسی کی زیادہ تر تفصیل کر دی اور فرمایا کہ جس قدر لوگ (خدا کے علم میں) ایمان لانے والے ہیں وہ اگرچہ ہنوز’’ ابھی‘‘ مسلمانوں میں شامل نہیں ہوئے پر آہستہ آہستہ سب شامل ہو جائیں گے اور وہی لوگ باہر رہ جائیں گے جن کو خدا خوب جانتا ہے کہ طریقۂ حقۂ اسلام قبول نہیں کریں گے‘‘۔اسلام کا طریق قبول نہیں کریں گے۔’’اور گو ان کو نصیحت کی جائے یا نہ کی جائے ایمان نہیں لائیں گے یا مراتبِ کاملہ تقویٰ و معرفت تک نہیں پہنچیں گے۔غرض ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے کھول کر بتلا دیا کہ ہدایت قرآنی سے صرف متقی منتفع ہو سکتے ہیں جن کی اصل فطرت میں غلبہ کسی ظلمتِ نفسانی کا نہیں‘‘۔وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں، وہی لوگ نفع حاصل کر سکتے ہیں جن کی فطرت میں کسی قسم کا نفسانی اندھیرا اور گند نہیں ہے۔’’اور یہ ہدایت ان تک ضرور پہنچ رہے گی۔یعنی جو لوگ متقی نہیں ہیں نہ وہ ہدایت قرآنی سے کچھ نفع اٹھاتے ہیں اور نہ یہ ضرور ہے کہ خواہ نخواہ ان تک ہدایت پہنچ جائے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 200-202 حاشیہ۔مطبوعہ لندن)

پس اس تعلیم کو سمجھنے کیلئے، سننے کے لئے تقویٰ ضروری ہے۔اس تعلیم کو سننے والوں میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے اور ابو جہل جیسے لوگ بھی تھے لیکن حق کی تلاش والے قبول کر کے بہترین انجام کو پہنچے۔حضرت ابوبکرؓ نے وہ مقام پایا جو رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھا جانے والا ہے اور جو ابو جہل جیسے لوگ تھے وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے۔پس آج بھی دجّالی چالیں چلنے والے جو یہ کوششیں کرنے لگے ہیں کہ اس کتاب کو بدل دیں تو وہ بھی اپنے بدانجام کو دیکھ لیں گے اور وہ اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔لیکن جو لوگ اس پاک کتاب کو، پاک تعلیم کو، پاک دل سے سنتے اور پڑھتے ہیں تو یہی تعلیم ہے جو ان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس ہے وہ مَیں پڑھتا ہوں۔وقت تھوڑا ہے۔میرا خیال تھا کہ خلاصہ بیان کر دوں گا، لیکن خلاصہ نہیں کیونکہ اس اقتباس کی وضاحت تو ہو سکتی ہے خلاصہ نہیں ہو سکتا۔اس لئے اصل حالت میں ہی سنا رہا ہوں گو کہ لمبا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں۔

’’اللہ جلّشانہٗ نے قرآن کریم میں اپنی کمال تعلیم کا آپ دعویٰ فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ:4) کہ آج مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کیا اور اپنی نعمت یعنی تعلیم قرآنی کو تم پر پورا کیا اور ایک دوسرے محل میں اس اکمال کی تشریح کے لئے کہ اکمال کس کو کہتے ہیں‘‘،یعنی کمال کس کو کہتے ہیں۔’’فرماتا ہے اَلَمْ تَرَکَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَافِی السَّمَآءِ۔تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ۔وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ۔یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ (ابراھیم:25تا28)۔کیا تو نے نہیں دیکھا کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ بات پاکیزہ ،درخت پاکیزہ کی مانند ہے‘‘ کہ پاکیزہ بات جو ہے وہ پاکیزہ درخت کی طرح ہے۔’’جس کی جڑ ثابت ہو‘‘۔بہت مضبوط ہو’’ اور شاخیں اس کی آسمان میں ہوں اور وہ ہر ایک وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہو اور یہ مثالیں اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تا لوگ ان کو یاد کر لیں اور نصیحت پکڑ لیں اور ناپاک کلمہ کی مثال اس ناپاک درخت کی ہے جو زمین پر سے اکھڑا ہوا ہے اور اس کو قرار و ثبات نہیں۔سو اللہ تعالیٰ مومنوں کو قول ثابت کے ساتھ یعنی جو قول ثابت شدہ اور مدلّل ہے اس دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم کرتا ہے اور جو لوگ ظلم اختیار کرنا کرتے ہیں ان کو گمراہ کرتا ہے۔یعنی ظالم خدا تعالیٰ سے ہدایت کی مدد نہیں پاتا جب تک ہدایت کا طالب نہ ہو‘‘۔ظالم جو ہے اس کو ہدایت نہیں ملتی جب تک وہ خود کوشش نہ کرے۔’’......کسی آیت کے وہ معنے کرنے چاہئے کہ الہامی کتاب آپ کرے‘‘۔یعنی آیات کے وہ معنے کرنے چاہئیں جو دوسری آیات سے مطابقت رکھتے ہوں۔’’اور الہامی کتب کی شرح دوسری کتابوں کی شرحوں پر مقدم ہے۔اب اللہ تعالیٰ ان آیات میں کلام پاک اور مقدس کا کمال تین باتوں پر موقوف قرار دیتا ہے۔

اوّل یہ کہ اَصْلُھَا ثَابِتٌ یعنی اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں‘‘۔یہ ثابت ہو جائے کہ وہ واقعی ایماندار ہے۔ایمان لایا ہوا ہے۔’’اور فی حدّ ذاتہ یقین کامل کے درجے پر پہنچے ہوئے ہوں‘‘۔یقین کامل ہو اس کو اپنے ایمان پر پہنچے ہوئے ہوں’’ اور فطرت انسانی اس کو قبول کرے کیونکہ اَرْض کے لفظ سے اس جگہ فطرت انسانی مراد ہے جیسا کہ مِنْ فَوْقِ الْاَرْض کا لفظ صاف بیان کر رہا ہے۔..........خلاصہ یہ کہ اصول ایمانیہ ایسے چاہئیں کہ ثابت شدہ اور انسانی فطرت کے موافق ہوں‘‘۔ایمان کی مضبوطی اور جڑ جو ہے اتنی ہو اور ایسا پکا ایمان ہو جو فطرت ایمانیہ کے موافق بھی ہو۔یہ خلاصہ بیان فرمایا انہوں نے اصل ثابت کا۔

پھر دوسری نشانی یہ کہ فطرت انسانی اور ایمان ایک چیز بن جائیں۔’’پھر دوسری نشانی کمال کی یہ فرماتا ہے کہ فَرْعُھَافِی السَّمَآءِ یعنی اس کی شاخیں آسمان پر ہوں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں یعنی صحیفۂ قدرت کو غور کی نگاہ سے مطالعہ کریں‘‘۔قرآن کریم کو غور سے مطالعہ کریں’’ تو اس کی صداقت ان پر کھل جائے۔اور دوسری یہ کہ وہ تعلیم یعنی فروعات اُس تعلیم کے جیسے اعمال کا بیان، احکام کا بیان، اخلاق کا بیان یہ کمال درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں جس پر کوئی زیادہ متصور نہ ہو۔جیسا کہ ایک چیز جب زمین سے شروع ہو کر آسمان تک پہنچ جائے تو اس پر کوئی زیادۃ متصور نہیں‘‘۔

پھر فرمایا کہ:’’پھر تیسری نشانی کمال کی یہ فرمائی کہ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ۔ہر ایک وقت اور ہمیشہ کے لئے وہ اپنا پھل دیتا رہے۔ایسا نہ ہو کہ کسی وقت خشک درخت کی طرح ہو جاوے جو پھل پھول سے بالکل خالی ہے۔اب صاحبو! دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ کی تشریح آپ ہی فرما دی کہ اس میں تین نشانیوں کا ہونا ازبس ضروری ہے۔سو جیسا کہ اس نے یہ تین نشانیاں بیان فرمائی ہیں اسی طرح اس نے ان کو ثابت کر کے بھی دکھلا دیا ہے۔اور اصول ایمانیہ جو پہلی نشانی ہے جس سے مراد کلمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اس کو اس قدر بسط سے‘‘،یعنی کھول کر’’ قرآن شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ اگر مَیں تمام دلائل لکھوں تو پھر چند جزو میں بھی ختم نہ ہوں گے مگر تھوڑا سا ان میں سے بطور نمونہ کے ذیل میں لکھتا ہوں۔جیسا کہ ایک جگہ یعنی سیپارہ دوسرے سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے إِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِیْ الْبَحْرِ بِمَا یَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْیَا بِہِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِن کُلِّ دَآبَّۃٍ وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِبَیْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُونَ ۔(سورۃالبقرۃ 165) یعنی تحقیق آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے اختلاف اور ان کشتیوں کے چلنے میں جو دریا میں لوگوں کے نفع کے لئے چلتی ہیں اور جو کچھ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا اور زمین میں ہر ایک قسم کے جانور بکھیر دیئے اور ہواؤں کو پھیرا اور بادلوں کو آسمان اور زمین میں مسخّر کیا یہ سب خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی توحید اور اُس کے الہام اور اُس کے مدبّر بالارادہ ہونے پر نشانات ہیں۔اب دیکھئے اس آیت میں اللہ جلّشانہ نے اپنے اس اصول ایمانی پر کیسا استدلال اپنے اس قانون قدرت سے کیا یعنی اپنے ان مصنوعات سے جو زمین و آسمان میں پائی جاتی ہیں جن کے دیکھنے سے مطابق منشاء اس آیت کریمہ کے صاف صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اِس عالَم کا ایک صانع قدیم اور کامل اور وحدہٗ لاشریک اور مدبّر بالارادہ اور اپنے رسولوں کو دنیا میں بھیجنے والا ہے۔وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی یہ تمام مصنوعات اور یہ سلسلہ نظام عالم کا جو ہماری نظر کے سامنے موجود ہے یہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ یہ عالم خود بخود نہیں بلکہ اُس کا ایک موجد اور صانع ہے جس کے لئے یہ ضروری صفات ہیں کہ وہ رحمان بھی ہو اور رحیم بھی ہو اور قادر مطلق بھی ہو اور واحد لاشریک بھی ہو اور ازلی ابدی بھی ہو اور مدبر بالارادہ بھی ہو اور مستجمع جمیع صفات کاملہ بھی ہو اور وحی کو نازل کرنے والا بھی ہو‘‘

فرماتے ہیں:’’دوسری نشانی یعنی فَرْعُھَافِی السَّمَآءِ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ آسمان تک اس کی شاخیں پہنچی ہوئی ہیں اور آسمان پر نظر ڈالنے والے یعنی قانون قدرت کا مشاہدہ کرنے والے اس کو دیکھ سکیں اور نیز وہ انتہائی درجہ کی تعلیم ثابت ہو۔اس کے ثبوت کا ایک حصہ تو اسی آیت موصوفہ بالا سے پیدا ہوتا ہے۔کس لئے کہ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ نے مثلاً قرآن کریم میں یہ تعلیم بیان فرمائی ہے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔(الفاتحہ:2-4) جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ جلّشانہٗ تمام عالموں کا ربّ ہے یعنی علّت العلل ہر ایک ربوبیت کا وہی ہے۔’’تمام اسباب کا پیدا کرنے والا۔اس کی پہلے پیدا کرنے کی جو وجہ ہے،اس کی ربوبیت ہے جو ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔’’دوسری یہ کہ وہ رحمٰن بھی ہے یعنی بغیر ضرورت کسی عمل کے اپنی طرف سے طرح طرح کے آلاء اور نعماء شامل حال اپنی مخلوق کے رکھتا ہے۔اور رحیم بھی ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے والوں کا مددگار ہوتا ہے اور اُن کے مقاصد کو کمال تک پہنچاتا ہے۔اور مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن یہی ہے کہ ہر ایک جزا سزا اُس کے ہاتھ میں ہے۔جس طرح پر چاہے اپنے بندہ سے معاملہ کرے۔چاہے تو اس کو ایک عمل بد کے عوض میں وہ سزا دیوے جو اس عمل بد کے مناسب حال ہے اور چاہے تو اس کے لئے مغفرت کے سامان میسر کرے۔یہ تمام امور اللہ جلّشانہٗ کے اس نظام کو دیکھ کر صاف ثابت ہوتے ہیں پھر تیسری نشانی جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ یعنی کامل کتاب کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ جس پھل کا وہ وعدہ کرتی ہے وہ صرف وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ وہ پھل ہمیشہ اور ہر وقت میں دیتی رہے۔اور پھل سے مراد اللہ جلّشانہٗ نے اپنا لقامعہ اس کے تمام لوازم کے جو برکات سماوی اور مکالمات الٰہیہ اور ہر ایک قسم کی قبولیتیں اور خوارق ہیں رکھی ہیں‘‘۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی جو باتیں ہے، پھل سے وہ مراد ہیں۔یعنی قبولیت دعا جو ہے یعنی جو برکتیں اللہ تعالیٰ آسمان سے اتارتا ہے ان نیک لوگوں سے باتیں کرتا ہے یہ ساری چیزیں جو ہیں رکھی ہیں۔’’جیسا کہ خود فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ (حٰمٓ سجدہ:31 تا 33)۔وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔پھر انہوں نے استقامت اختیار کی یعنی اپنی بات سے نہ پھرے اور طرح طرح کے زلازل

اُن پر آئے مگر انہوں نے ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہ دیا اُن پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ کچھ حُزن اور اس بہشت سے خوش ہو جس کا تم وعدہ دیئے گئے تھے۔ یعنی اب وہ بہشت تمہیں مل گیا اور بہشتی زندگی اب شروع ہوگئی۔ کس طرح شروع ہوگئی۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ......الخ اس طرح کہ ہم تمہارے متولی اور متکفل ہو گئے اس دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس بہشتی زندگی میں جو کچھ تم مانگو وہی موجود ہے۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔ مہمانی کے لفظ سے اس پھل کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ میں فرمایا گیا تھا۔ اور آیت فَرْعُهَافِی السَّمَآءِ کے متعلق ایک بات ذکر کرنے سے رہ گئی کہ کمال اس تعلیم کا باعتبار اس کے انتہائی درجہ ترقی کے کیونکر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن شریف سے پہلے جس قدر تعلیمیں آئیں درحقیقت وہ ایک قانون مختص القوم یا مختص الزمان کی طرح تھیں اور عام افادہ کی قوت اُن میں نہیں پائی جاتی تھی‘‘۔ بعض قوموں کے لئے تھیں یا بعض زمانوں کے لئے تعلیمیں تھیں اور ہر ایک کے لئے اُن میں فائدہ نہیں تھا۔’’ لیکن قرآن کریم تمام قوموں اور تمام زمانوں کی تعلیم اور تکمیل کیلئے آیا ہے۔ مثلاً نظیر کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیم میں بڑا زور سزادہی اور انتقام میں پایا جاتا ہے جیسا کہ دانت کے عوض دانت اور آنکھ کے عوض آنکھ کے فقروں سے معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کی تعلیم میں بڑا زور عفو اور درگزر پر پایا جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ دونوں تعلیمیں ناقص ہیں۔ نہ ہمیشہ انتقام سے کام چلتا ہے نہ ہمیشہ عفو سے بلکہ اپنے اپنے موقع پر نرمی اور درشتی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے وَجَزٰٓؤُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ(الشوریٰ:41) یعنی اصل بات تو یہ ہے کہ بدی کا عوض تو اسی قدر بدی ہے جو پہنچ گئی ہے۔ لیکن جو شخص عفو کرے اور عفو کا نتیجہ کوئی اصلاح ہو نہ کہ کوئی فساد۔ یعنی عفو اپنے محل پر ہو، نہ غیر محل پر۔ پس اجر اُس کا اللہ پر ہے یعنی یہ نہایت احسن طریق ہے۔’’ عفو سے فساد کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً اگر ایک عادی چور ہے اس کو عفو کرتے ہوئے چھوڑ دیں گے تو وہ پھر دوبارہ چوری کرے گا کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے گا۔ اس سے مزید گناہ پھیلنے کا اندیشہ ہے اس لئے وہ عفو فساد میں آتا ہے۔

فرمایا کہ:’’ اب دیکھئے اس سے بہتر اور کون سی تعلیم ہوگی کہ عفو کو عفو کی جگہ اور انتقام کو انتقام کی جگہ رکھا۔ اور پھر فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی (النحل:91) یعنی اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ تم عدل کرو۔ اور عدل سے بڑھ کر یہ ہے کہ باوجود رعایت عدل کے احسان کرو۔ اور احسان سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم ایسے طور سے لوگوں سے مروت کرو‘ پیار سے پیش آؤ’’ کہ جیسے کہ گویا وہ تمہارے پیارے اور ذوالقربیٰ ہیں۔ اب سوچنا چاہئے کہ مراتب تین ہی ہیں۔ اول انسان عدل کرتا ہے یعنی حق کے مقابل حق کی درخواست کرتا ہے۔ پھر اگر اس سے بڑھے تو مرتبہ احسان ہے۔ اور اگر اس سے بڑھے تو احسان کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے اور ایسی محبت سے لوگوں کی ہمدردی کرتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی ہمدردی کرتی ہے۔ یعنی ایک طبعی جوش سے نہ کہ احسان کے ارادہ سے‘‘۔

(جنگ مقدس پرچہ 25/مئی 1893ء روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 123-127 مطبوعہ لندن)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’ ایسی کامل کتاب کے بعد کس کتاب کا انتظار کریں جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاق فاضلہ کا سبق دیا۔ یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا۔ اور جب طبعی حالتوں سے نکال کر اخلاق فاضلہ کے محل عالی تک پہنچایا تو فقط اسی پر کفایت نہ کی بلکہ اَور مرحلہ جو باقی تھا یعنی روحانی حالتوں کا مقام اس تک پہنچنے کیلئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے‘‘۔ طبعی حالتوں سے اخلاقی حالتوں تک پہنچایا اور جب اخلاق فاضلہ تک پہنچ گئے تو پھر روحانی مقام عطا فرمایا۔ بلند کرنے کیلئے طریقے سکھلائے۔

فرماتے ہیں:’’ معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس تک پہنچا بھی دیا۔ پس اس طرح پر تینوں قسم کی تعلیم جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کمال خوبی سے بیان فرمائی۔ پس چونکہ وہ تمام تعلیموں کا جن پر دینی تربیت کی ضرورتوں کا مدار ہے کامل طور پر جامع ہے اس لئے یہ دعویٰ اس نے کیا کہ میں نے دائرہ دینی تعلیم کو کمال تک پہنچایا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:4) یعنی آج مَیں نے دین تمہارا کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور مَیں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا۔ یعنی دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا، نہ اور طریق سے اور اس نیت اور اس ارادہ کو عملی طور پر دکھلا دینا۔ یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام کمالات ختم ہوتے ہیں‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367-368۔ مطبوعہ لندن)

اور یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہمیں قرآن کریم نے دی ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم جو ہے اس عظیم نبیؐ پر اتری اور اس نے ہم تک یہ پہنچائی۔ جس کا نہ سابقہ شریعت کوئی مقابلہ کر سکتی ہیں نہ آئندہ کوئی کتاب بن سکتی ہے، نہ آ سکتی ہے، نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی تعلیم کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے اور پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

طلباء کے لئے مفید معلومات......

علم اور اس کے حصول کے لئے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے زرّیں اقوال

☆...تو عمر بھر طالبِ علم بنا رہ۔

☆...تو جاہل رہنے سے اپنے تئیں بچا۔

☆...تو علم کو عمل کرنے کے لئے سیکھ یا دوسروں کو سکھانے کے لئے۔

☆...تُو اپنی اَولاد کو اپنے سے زیادہ علم پڑھانے کی کوشش کر۔

☆...تو ہمیشہ اشاعت علم میں کوشش کر۔

☆...تو اپنے علم کو تکرار سے ترقی دے۔

☆...جو علم تیرے حالات کے مطابق مفید نہ ہو یا ضرر رساں ہو اُسے نہ سیکھ۔

☆...تُو مفید علم کو کبھی نہ چُھپا۔

☆...تو کسی نہ کسی علم یا فن میں کمال حاصل کر۔

☆... یاد رکھ کہ عمل سے علم زندہ رہتا ہے۔ نہ کہ محض حافظہ سے۔

☆...تُو روزانہ کچھ وقت اپنے علمی مطالعہ کے لئے ضرور نکال۔

☆...تو امتحان میں کبھی نقل نہ کر۔

☆...علم کی جو بات تجھے نہ آتی ہو اُس کے پوچھنے میں مت جھجک۔

☆...تو ہر عمر میں کوئی نہ کوئی مفید علم سیکھ سکتا ہے۔

☆...تو بلند آواز سے مطالعہ کرنے کی عادت نہ ڈال۔

☆...تو اپنی اولاد کے لئے بہت سا مال چھوڑ جائے اس کی نسبت یہ بہتر ہے کہ تو اُن کو اچھی تعلیم دلوائے۔

☆...اَے طالب علم تو کبھی اپنے سکول یا کالج سے غیر حاضر نہ رہ۔

☆...اے خاتون! تیری لڑکی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علاوہ لکھی پڑی اور دیندار ہونے کے خانہ داری، پکانا اور سینا، پرونا بھی جانتی ہو۔

☆...اگر تیری بیوی اَن پڑھ ہے تو اُسے علم پڑھا۔

☆...تو حسبِ توفیق عمدہ کتابیں خریدتا رہ۔

☆...تو کسی بڑے شہر میں ہو تو وہاں کی لائبریری کا ممبر بن جا۔

☆...جس بات کا تو خود تجربہ نہ کرلے اُسے بطور حجّت دوسروں کے آگے پیش نہ کر۔

☆...اَے طالب علم! اگر تُو سکول کا کام گھر آکر نہ کرے تو تُو نالائق ہے۔

☆...اَے طالب علم! اگر تو صرف سکول ہی کا کام گھر پر کرے تو تُو اَوسط درجہ کا طلب علم ہے۔

☆...اَے طالب علم! تو سکول کے کام کے علاوہ زائد مفید مطالعہ بھی اپنے شوق سے کرے تو تُو لائق ہے۔

☆...تُو اپنی کتابوں کی دیمک، چوہے، جھینگر اور کیڑے سے حفاظت کر۔

☆...تو لکھتے ہوئے سیدھی سطریں لکھنے کی عادت ڈال۔

☆...تُو علماء کی عِزّت کر۔

☆...جب تو کوئی کتاب خریدے تو پہلے اُس کی جلد بندھوا اور اندر اپنا نام لکھ اور پشتہ پر کتاب کا نام لکھ لے۔

☆...تُو اپنی مجلّد کتاب کو دھوپ اور نمی سے بچا۔ ورنہ وہ ٹیڑھی ہو جائے گی۔

☆...تو اپنی کتاب چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں نہ دے۔

☆...تو حتی الوسع اپنی کتاب لوگوں کو عاریۃً نہ دے ورنہ اکثر واپس نہیں آئیں گی۔

☆...تو حصولِ علم کے لئے سفر بھی اختیار کر۔

☆...تو ہمیشہ اپنے اُستاد کی عزت کر خواہ تو اس سے بھی بڑا درجہ حاصل کرلے۔

☆...تو اپنا علم بڑھانے کے لئے اخبارات اور رسالے باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھا کر۔

☆...تو کج بحثی سے پرہیز کر۔

☆...تو علم کو دانائی اور روشنی طبع کا ذریعہ سمجھ نہ کہ صرف معاش کا وسیلہ۔

☆...تو مطالعہ کے وقت بالعموم بات چیت نہ کر۔

☆...مادری زبان کے علاوہ تو اپنی مذہبی زبان اور حاکم وقت کی زبان کو بھی اچھی طرح سیکھ۔

☆...تو ایک نوٹ بُک اپنے پاس رکھ جس میں کارآمد اور قابلِ یاد باتیں لکھ لیا کر۔

☆...تو سکول میں اپنی اولاد کی عمر کم کر کے نہ لکھوا۔

☆...تو غور و فکر کی عادت ڈال۔

☆...تو یاد رکھ کہ اس زمانہ میں جس قدر معلومات اخبارات پڑھنے سے مل سکتی ہیں اس قدر اَور کسی ذریعہ سے نہیں مل سکتیں۔

☆...تو ہمیشہ دماغ سے کام لے ورنہ وہ عضو معطّل یا سادھوؤں کے سوکھے ہوئے ہاتھ کی طرح ہو جائے گا۔

☆تو محض کتاب کا کیڑا نہ بن بلکہ عمل پر بھی زور دے۔

☆...اے اُستاد! تو اَمرد لڑکوں سے اپنا جسم نہ دبوا۔

☆...تو ہمیشہ اپنی عقل اور تَفَقُّہ کی ترقی میں لگا رہ۔

☆...تو کسی شخص کی کتابیں، خطوط اور کاغدات اُس کی اجازت کے بغیر نہ دیکھ۔

☆... تیرے لئے روپیہ جمع کرنے اور جائیداد بنانے سے یہ بہتر ہے کہ اپنی اولاد کو علم سکھائے اور اُن کی نیک تربیت کرے۔

☆...تو عبرت اور تجربہ حاصل کرنے کے لئے بھی سَیر و سفر کیا کر۔

☆...تو اپنے بچوں کو کسی بات کے فائدے اور نقصان دلائل کے ساتھ سمجھا۔ نہ کے محض تحکّم سے۔

☆...تو یاد رکھ کہ حفظِ ماتقدّم علاج سے بہتر ہے۔

☆...پیر شو بیا موز۔

(’’کتاب کرنہ کر‘‘ سے ماخوذ)

☆☆☆☆☆☆

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

طالب علموں کے لئے زرّیں نصائح

(مرسلہ محمد شریف خان امریکہ)

تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کانوکیشن ۲/اپریل ۱۹۵۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر صدارت تعلیم الاسلام کالج لاہور کے ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو درج ذیل زریں نصائح ارشاد فرمائیں۔ یہ نصائح ہر طالب علم کے لئے مشعل راہ ہیں:

☆...... ''یہ نہ سمجھو کہ اب تعلیم مکمل ہوگئی ہے، بلکہ اپنے علم کو باقاعدہ مطالعہ سے بڑھاتے رہو۔ خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق سکون حاصل کرنے کی بالکل کوشش نہ کرو، بلکہ ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور قرآنی منشاء کے مطابق اپنا قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو۔''

☆...... ''اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے، اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔''

☆...... ''یادرکھو کہ تم پھر صرف تمہارے نفس ہی کی ذمہ داری نہیں۔ تم پر اس ادارے کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے۔ اور اُس خاندان کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہاری تعلیم پر خرچ کیا۔ خواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ اور اس ملک کی بھی ذمہ داری ہے کہ جس نے تمہاری تعلیم کا انتظام کیا۔ اور پھر تمہارے مذہب کی بھی ذمہ داری ہے۔''

☆...... ''تمہارے تعلیمی ادارے کی جو تم پر ذمہ داری ہے وہ چاہتی ہے کہ تم اپنے علم کو زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے طور پر استعمال کرو۔ یونیورسٹی کی تعلیم مقصود نہیں ہے۔ وہ منزلِ مقصود کو طے کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ یونیورسٹی تم کو جو ڈگریاں دیتی ہے وہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتیں بلکہ ان ڈگریوں کو تم اپنے آئندہ عمل سے قیمت بخشتے ہو۔''

☆...... ''ڈگری صرف تعلیم کا ایک تخمینی وزن ہے۔ ایک تخمینی وزن ٹھیک بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی ہوسکتا ہے۔ محض کسی یونیورسٹی کے فرض کر لینے سے کہ تم کو علم کا ایک تخمینی وزن حاصل ہو گیا ہے، تم کو علم کا وہ فرضی درجہ نصیب نہیں ہوسکتا جس کے اظہار کی یونیورسٹی ڈگری کے ساتھ کوشش ہوتی ہے۔ اگر ایک یونیورسٹی سے نکلنے والے طالب علم اپنی آئندہ زندگی میں یہ ثابت کریں کہ جو تخمینی وزن ان کے علم کا یونیورسٹی نے لگایا تھا ان کے پاس اس سے بھی زیادہ وزن کا علم موجود ہے تو دنیا میں اس نیورسٹی کی عزت اور قدر قائم ہو جائے گی لیکن اگر ڈگریاں حاصل کرنے والے طالب علم اپنی بعد کی زندگی میں یہ ثابت کر دیں کہ تعلیم کا جو تخمینی وزن ان کے دماغوں میں فرض کیا گیا تھا ان میں اس سے بہت کم درجے کی تعلیم پائی جاتی ہے تو یقیناً لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ یونیورسٹی نے علم کی پیمائش کرنے میں غلطی سے کام لیا ہے۔''

☆...... ''تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یونیورسٹیاں اتنا طالب علم کو نہیں بناتیں جتنا کہ طالب علم یونیورسٹیوں کو بناتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لو کہ ڈگری سے طالب علم کی عزت نہیں ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے پیمانۂ علم کو درست رکھنے بلکہ اس کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اپنے کالج کے زمانہ کی تعلیم کو اپنی عمر کا پھل نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اپنے علم کی کھیتی کا بیج تصور کرنا چاہئے اور تمام ذرائع سے کام لے کر اس بیج کو زیادہ سے زیادہ بارآور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تاکہ اس کوشش کے نتیجے میں اُن ڈگریوں کی عزت بڑھے جو تم آج حاصل کر رہے ہو....اور تمہاری قوم تم پر فخر کرنے کے قابل ہو۔

☆...... ''تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے، ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔''

☆...... ''تمہیں اپنے ملک کو دنیا میں روشناس کرانا ہوگا، ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمے ڈالا گیا ہے۔''

☆...... ''تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پُرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی ہوئی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباء واجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزّت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔''

☆...... ''دوسرے ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم اس کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے، وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدّنظر رکھنا ہے۔''

☆...... ''بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن اُتنا شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس محبت اور عزت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والوں میں نہیں پائی جائے گی۔''

☆...... ''پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علّو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے قدم برھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اوّل بھی ہوتی ہے اور منزلِ دوم بھی ہوتی ہے، منزل سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔....اُن کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اُس سے حاصل کرتے ہیں، جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے۔''

☆...... ''پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی اُمید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔'' (روزنامہ الفضل ۵/اپریل ۱۹۵۰ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۵/جنوری)

تحصیلِ علم کے بارہ میں

خلفاء احمدیت کے ارشادات

دینی علوم کے ساتھ سائنس کے ابتدائی اصول سے بھی واقفیت ضروری ہے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''یہ سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد سائنس کے ابتدائی اصولوں سے واقف ہو جائے اور ابتدائی اصول اس کثرت کے ساتھ جماعت کے سامنے دوہرائے جائیں کہ ہمارے نائی، دھوبی بھی یہ جانتے ہوں کہ پانی دو گیسوں آکسیجن اور ہائڈروجن سے بنا ہوا ہے یا روشنی آکسیجن لیتی ہے اور کاربن چھوڑتی ہے۔ اگر اسے آکسیجن نہ ملے تو بجھ جاتی ہے۔ جب ان ابتدائی باتوں سے اکثر لوگ واقف ہو جائیں گے تو بعد میں آنے والے ان سے اُوپر کے درجہ پر ترقی پا جائیں گے۔ ایڈیسن جس نے ایک ہزار ایجادیں کی ہیں، وہ ایک کارخانے میں چپڑاسی تھا۔ کارخانے میں جو تجربات ہوتے وہ ان کو غور سے دیکھتا رہتا۔ اس کی اس دلچسپی کو دیکھ کر ایک افسر نے اسے ایسی جگہ مقرر کر دیا۔ جہاں وہ کام بھی سیکھ سکتا تھا۔ پھر اسے ایسی درسگاہ میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں وہ ایک حد تک علمی سائنس سے واقف ہو سکے۔ آخر وہ ایجادیں کرنے لگ گیا اور آج وہ دنیا کا سب سے بڑا موجد سمجھا جاتا ہے۔ بجلی، فونوگراف، ٹیلیفون، اسی طرح کی اور بہت سی چیزیں اس نے ایجاد کیں اور بعض چیزوں میں ایسی شاندار ترمیم کی کہ وہ ایک نئی چیز بن گئیں۔ پس جن لوگوں کے دماغ سائنس سے مانوس ہوں وہ دوسری کتابوں سے مدد لے کر ترقی کر جائیں گے۔ بعض لوگ بظاہر نکمّے اور بے عقل سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ان کا دماغ کسی طرف چلتا ہے تو حیران کن نتائج پیدا کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو بہت زیادہ عقلمند اور ہوشیار نظر آئے وہی سائنس میں ترقی کرے۔ اس وقت قادیان میں سب سے زیادہ کامیاب کارخانہ میاں محمد احمد خان کا ہے۔ کچھ دن ہوئے مجھے ایک سائنس کا پروفیسر ملا تھا۔ اس نے مجھے حیرت کے ساتھ کہا کہ میک ورکس نے بہت ترقی کی ہے اور ان کی بعض چیزیں بہت قابل تعریف ہیں۔ لیکن میاں محمد احمد خان جو اس کارخانے کے موجد ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی ٹوپی رکھ کر بھول جاتے ہیں کہ کہاں رکھی ہے اور بعض دفعہ ٹوپی ان کے سر پر ہوتی ہے اور وہ تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ ان کی ٹوپی ان کے سر پر تھی اور وہ اپنے ماموں میاں بشیر احمد صاحب کی ٹوپی بغل میں دبا کر چل پڑے۔ میاں صاحب نے دیکھا کہ میری ٹوپی لئے جا رہے ہیں تو بلا کر کہا کہ اگر ٹوپی کی ضرورت ہے تو بے شک لے جاؤ ورنہ تمہاری ٹوپی تمہارے سر پر ہے۔ غرض ایک طرف تو ان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ میری ٹوپی میرے سر پر ہے یا نہیں، دوسری طرف سائنس میں ان کا دماغ خوب چلتا ہے۔ تو بظاہر بعض لوگ ایسے نظر آتے ہیں کہ جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ تو کوئی کام بھی نہیں کر سکیں گے لیکن جب ان کا دماغ کسی طرف چل پڑتا ہے تو وہ دنیا کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

پس میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں ہمارے دوست دینی علوم سے واقف ہوں، وہاں کچھ نہ کچھ انہیں سائنس کے ابتدائی اصول سے ضرور واقفیت ہونی چاہئے کیونکہ ان کا جاننا بھی اس زمانہ کے لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ آج میں نے اتنا وسیع پروگرام آپ لوگوں کو بتا دیا ہے کہ اگر آپ اس کے مطابق کام کریں تو دو تین سال میں جماعت کی کایا پلٹ جائے گی اور جماعت اپنے پہلے مقام سے بہت بلند مقام پر پہنچ جائے گی اور دشمن تسلیم کریں گے کہ اس جماعت کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ دشمن جب بھی جماعت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا، اس کی نظریں خیرہ ہو جائیں گی۔''

(اقتباس از تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فرمودہ ۲۱/اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ مشعل راہ جلد نمبر ۱)

جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا

''دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی رو سے ایک حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے۔ اس

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

کا بڑھاپا اسے قوت عمل اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے، ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔ اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے، آپ کو پچپن، چھپن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے کہ (قُلْ رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا)۔ یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسے ماں کا اپنے بچے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے، تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا، میرا علم اور بڑھا۔ پس مومن اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے۔ اس کے مقابل میں جب انسان پر ایسا دور آ جاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے، میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں۔ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۔.... جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم! تُو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے اور اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔" (تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۶۹-۴۷۰)

احمدی طالب علم تحقیق اور علم کے میدان میں ساری دنیا سے آگے نکل جائیں

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمه الله تعالیٰ نے ۱۰ر نومبر ۱۹۸۰ء کو احمدی طالب علموں کی تنظیم احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے پہلے ایک روزہ کنونشن سے جو خطاب فرمایا اس میں آپؒ نے فرمایا:

تحقیق کا میدان نہ ختم ہونے والا ہے اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے غذا کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سلسلہ میں سویا لیسی تھین Soya Lacithin ایسی چیز ہے جو طالب علموں کے لئے خصوصًا بہت مفید ہے۔ اس چیز کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر آپ کوئی اقتباس عام طور پر دس منٹ میں یاد کرتے ہیں۔ تو سویا لیسی تھین کے استعمال سے یہ اقتباس چھ منٹ میں یاد ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ ہر بورڈ یونیورسٹی میں چوٹی کی پانچ پوزیشنیں احمدی طالب علموں کی ہوں۔ حضور رحمہ اللہ نے اپنے خطاب میں احمدی طالب علموں کو ایک اہم نکتے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن عظیم نے اس کائنات کے متعلق جو بنیادی نکتہ ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے کہ یہ منتشر اشیاء کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک منطقی مجموعہ ہے۔ (کائنات کی ہر چیز کا دوسری چیز سے تعلق ہے) اور اس نے اس ساری بات کو ایک جملے (ووضع المیزان) میں بیان کیا ہے۔

حضور نے اس اصولی نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے احمدی طالب علموں کی متوجہ کیا کہ وہ اپنی تحقیق کا رخ اس مرکزی نکتے کی طرف رکھیں۔ (الفضل ۲۷ر نومبر ۱۹۸۰ء بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۵۴۰-۵۴۱)

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵) کی تلاوت اور ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا:

پس اللہ سچا بادشاہ ہے، بہت رفیع الشان ہے پس قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔

اصل جو دعا اس میں سکھائی گئی ہے وہ ہے (رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ دعا سکھا کر مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے یہ دعا صرف برائے دعا ہی نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر اور یہ کہنے سے علم میں اضافے کا عمل شروع ہو جائے گا بلکہ یہ توجہ ہے مومنوں کو کہ ہر وقت علم حاصل کرنے کی تلاش میں بھی رہو، علم حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو۔ طالب علم ہو تو محنت سے پڑھائی کرو اور پھر دعا کرو تو اللہ تعالیٰ حقائق اشیاء کے راستے بھی کھول دے گا۔ علم میں اضافہ بھی کر دے گا اور پھر صرف یہ طالب علموں تک ہی بس نہیں ہے بلکہ بڑی عمر کے لوگ بھی یہ دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا کے ساتھ اس کوشش میں بھی لگے رہیں کہ علم میں اضافہ ہو اور اس کی طرف قدم بھی بڑھائیں۔ تو یہ ہر طبقے کے سب عمروں کے لوگوں کے لئے یہی دعا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ۔ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک، جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ تو یہ اہمیت ہے اسلام میں علم کی۔ پھر اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگا لیں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم یا دعا پر سب سے زیادہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اور آپؐ عمل کرتے تھے، اللہ تعالیٰ تو خود آپؐ کو علم سکھانے والا تھا اور قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب بھی آپ پر نازل فرمائی جس میں کائنات کے سربستہ اور چھپے ہوئے رازوں پر روشنی ڈالی جس کو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی شاید سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔ پھر گزشتہ تاریخ کا علم دیا، آئندہ کی پیش خبریوں سے اطلاع دی لیکن پھر بھی یہ دعا سکھائی کہ یہ دعا کرتے رہیں کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ بہر حال ہر انسان کی استعداد کے مطابق علم سیکھنے کا دائرہ ہے اور اس دعا کی قبولیت کا دائرہ ہے۔ وہ راز جو آج سے پندرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بتائے آج تحقیق کے بعد دنیا کے علم میں آ رہے ہیں۔ یہ باتیں جو آج انسان کے علم میں آ رہی ہیں، اس محنت اور شوق اور تحقیق اور لگن کی وجہ سے آ رہی ہیں جو انسان نے کی۔

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ "اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا" بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں، ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے ان کو بھی اس طرح توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔ اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(اقتباس از خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ بحوالہ خطبات مسرور جلد دوم صفحہ ۴۰۶-۴۰۸)

بقیه خلاصه خطبه جمعه از صفحه 16

ہیں اس دنیا میں بھی اس کے پھل ہیں اور آخرت میں متقی ہی ہے جو فلاح پانے والا ہوگا۔ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ متقی کو ایسی ذرائع سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا خیال بھی نہیں جاتا اور اللہ تعالیٰ اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والوں کو انعامات سے نواز رہا ہے۔ حضور نے فرمایا جب ایسا پیار کرنے والا خدا ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ انسان اس کی عبادت نہ کرے اس کا شکر گذار نہ ہو۔ حضور انور نے ارکان نماز اور اس کے معنی کی حکمت بھی بیان فرمائی۔ فرمایا کہ یہ ہیں وہ معیار جو ہم نے حاصل کرنے ہیں کہ نہ صرف نمازوں با قاعدگی ہو بلکہ ہمارے جسم کا ہر ذرہ اور ہماری روح بھی اس کے آگے جھک جائے ہمارے سینے سے وہ دعائیں نکلیں جو خدا کا مقرب بنا دیں ہم اپنی ذات میں وہ انقلاب برپا ہوتا دیکھیں جس میں صرف اور صرف خدا کی رضا نظر آتی ہو۔

☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان

شادی بیاہ کے مختلف مسائل اور معاشری رسوم

سوال: کیا بیاہ شادی اور مہندی کی رسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے جیسے آج کل لوگ مناتے ہیں اس کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شادیاں اس طرح نہیں ہوتی تھیں جس طرح آج کل ہوتی ہیں۔ شادی چونکہ خوشی کا موقعہ ہے اس لئے مختلف ملکوں میں مختلف طرز سے منائی جاتی ہے پاکستان اور انڈیا میں امراء اور غرباء کے لئے یہ سجنے سجانے کا موقعہ بن گیا ہے لگتا ہے کہ کسی عقل مند نے اسے رواج دیا ہے کیونکہ مہندی کے رنگ سے ہاتھ سج جاتے ہیں اور اس کا کوئی ردعمل نہیں۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے مبالغہ آمیزی اور اسراف سے کام لینا شروع کیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے اصلاحی کوششیں کیں اور اسراف اور بدرسوم سے روکا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۱ردسمبر ۱۹۹۸ء)

سوال: مغربی افریقہ میں مائیں اپنی بیٹیوں کی شادی کے سلسلے میں سختی کے ساتھ اپنی مرضی ٹھونستی ہیں اور حدیث "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے" کا سہارا لیتی ہیں۔

جواب: اس حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ ماؤں سے نرمی اور محبت سے پیش آؤ اور ان کی خدمت کرو یہ نہیں کہ خدا کی تعلیم پر عمل نہ کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک بت پرست ماں اور توحید پرست بیٹے کی مثال دے کر سمجھایا کہ شادی بیاہ کے معاملے میں اور بہو کے ساتھ سلوک میں ماں کی ناجائز دخل اندازی روا نہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۷رفروری ۱۹۹۸ء)

سوال: افریقہ میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کے بعد جب خاوند کو پتہ چلتا ہے کہ بیوی مرگی کی مریضہ ہے تو اسے طلاق دے دیتا ہے کیا یہ طریق ٹھیک ہے؟

جواب: آپ پتہ نہیں کون سے افریقہ کی بات کر رہے ہیں کیونکہ مجھے ایسی کوئی مثال نظر نہیں آئی۔ سائل نے اس پر کیمرون کا نام لیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے ان تمام باتوں کو قول سدید کے مطابق طے ہونا چاہئے لیکن اگر پہلے جان بوجھ کر چھپایا گیا ہے اور دھوکہ دہی سے کام لیا گیا ہے تو خاوند طلاق دینے میں حق بجانب ہوگا۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۷رنومبر ۱۹۹۸ء)

سوال: نابالغ بچیوں کے نکاح کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب: حضور نے سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۲۸ کی تشریح میں نابالغ بچیوں کے نکاح کے متعلق فرمایا کہ ان کو بلوغت کے بعد اختیار ہوتا ہے کہ وہ اگر چاہیں تو ولی سے اختلاف کرسکتی ہیں لیکن اگر نکاح والد نے کیا ہو تو وہ بحال رہے گا۔ فقہ احمدیہ کے موقف کی تائید میں احادیث ملتی ہیں حضور نے نصوص صحیحہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنائے جو واجب التعمیل ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا۔ لڑکیوں کی شادی اسی عمر میں جائز ہے جب وہ اپنے نفع اور نقصان کو سمجھ سکیں۔ اگر رضامندی نہیں تو دھوکہ ہے لیکن ہمارے مذہب میں اشد ضرورت کے وقت چھوٹی عمر کی شادی ہوسکتی ہے جیسے حضرت عائشہ کا نکاح چھوٹی عمر میں ہوا لیکن اس میں آپ کی رضامندی اور تائید شامل تھی۔ حضور نے اس سلسلے میں چند احادیث سنائیں اور فرمایا یہ اس مضمون پر حرف آخر ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۹رجنوری ۱۹۹۹ء)

سوال: کیا عورت نکاح پڑھا سکتی ہے؟

جواب: حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سنت نبوی کا تعلق ہے مجھے ایک بھی واقعہ یاد نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی عورت نے نکاح پڑھایا ہو۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۱رجون ۱۹۹۹ء)

سوال: افریقہ میں بہت سے لوگ بغیر شادی کے رہتے ہیں اور بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور کئی سال بعد شادی کرتے ہیں۔

جواب: ان کے ماضی پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنے ملک کی روایت پر عمل کر رہے ہیں اگر وہ عوام میں رہتے ہیں اور عوام نے انکو میاں بیوی کی حیثیت سے قبول کرلیا ہوا ہے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ ان کی اولاد کو ناجائز قرار دے ہاں جب دین انپر ظاہر ہو جائے تو نکاح کرلیں۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ ہر قوم میں شادی کے رواج مختلف ہیں اس لئے اولاد کے سلسلے میں بھی وہی رواج قابل قبول ہونے چاہئیں۔ رواج غیر دینی ہوسکتا ہے لیکن بچہ خدا کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس لئے بچے پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا کسی بھی ملک میں شادی کے بارےمیں ملکی رواج قابل قبول ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۱راگست ۱۹۹۸ء)

سوال: کیا مختلف مذاہب کے لوگوں کو آپس میں شادی کرنی چاہئے؟

جواب: جہاں تک ممکن ہوسکے شادی کے معاملے میں Perfection کو تلاش کریں شادی میں مذہبی مطابقت اہم رول ادا کرتی ہے۔ عورت بچوں کو اپنے مذہب اور خاوند اپنے مذہب کی طرف کھینچتا ہے اور اس کھینچا تانی میں بچوں اور گھر کے امن و آشتی پر اثر پڑتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۱راگست ۱۹۹۸ء)

سوال: جو غیر مذاہب میں شادیاں ہوتی ہیں اس میں کیا ہم جا سکتے ہیں؟

جواب: کیوں نہیں؟ شوق سے جائیں مگر ان کی رسموں میں شامل نہ ہوں۔ ڈانسوں وغیرہ میں ننگے اس طرح پھرنا غلط ہے۔ اپنی حفاظت جس طرح اب آپ نے کی ہوئی ہے بہت اچھی لگ رہی ہیں۔ ماشاء اللہ صحیح طریقے سے برقعہ اوڑھا ہوا ہے اسی طرح آپ شادیوں میں جایا کریں اور اپنی حفاظت کیا کریں، اپنے ساتھ اپنی بہنوں وغیرہ کو لے جایا کریں تاکہ گروپ اکٹھا ہو جایا کرے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲رجون ۲۰۰۰ء)

سوال: ہمارے ملک میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوکل امام صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد تسبیح کے دانوں پر کرتے ہیں کیا یہ اچھی پریکٹس ہے؟

جواب: ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسی پریکٹس نہیں سنی بہترین پریکٹس وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے کی۔ اس لئے ان ہی کی اتباع کرنی چاہئے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۱راگست ۱۹۹۸ء)

سوال: شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں شرعی لحاظ سے ان کا جواز کیا ہے؟

جواب: اگر مہمان گھر میں آئے ہوں اور کوئی بھی موقع ہو اپنی استطاعت کے اندر رہتے ہوئے ان کو مناسب کھانا کھلانا شرعی لحاظ سے ناجائز نہیں ہے خصوصاً خوشی کے موقع پر تو بالکل ناجائز نہیں ہے۔ چنانچہ قادیان میں ایک لمبے عرصہ تک یہی رواج چلا آرہا تھا کہ جب بچی کی شادی پر مہمان گھر میں آئیں تو ان کی خدمت میں چائے پیش کی جاتی تھی یا وقت کھانے کا ہو تو کھانا پیش کردیا جاتا تھا۔ لیکن جب عام باتیں جو جائز ہیں وہ رسمیں بن جائیں اور قوم کے لئے مصیبت کا سامان بن جائیں اس وقت ان کو بعض دفعہ اس لئے روکنا پڑتا ہے کہ رسم و رواج قوموں کو تباہ کر دیتے ہیں اور ان کے کیریکٹر کو برباد کردیتے ہیں ان کے اندر جو کردار ہے اس کو ختم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ صرف حلال اور حرام میں تفریق کرنا نہیں ہے بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم پر یہ بھی احسان ہے کہ تمہارے رسم و رواج توڑ رہا ہے کہ جو بوجھ تمہاری گردنوں میں طوق بن گئے تھے تمہیں ان سے آزادی دلا رہا ہے اس لئے ائمہ کا یہ دستور رہا ہے کہ بعض اوقات جب قوم میں کوئی جائز بات بیماری کا رنگ اختیار کرنا شروع کردے تو اسکو روک دیتے رہے ہیں۔ اور نا سمجھ لوگ بعد میں اعتراض کرتے رہے مثلاً حضرت عمرؓ پر بعض فرقوں نے بڑے شدید اعتراض کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا تھا یہ کون ہوتا تھا ان کو منع کرنے والا حالانکہ وہ قرآن کریم کی اس آیت کو بھول گئے اور یہ بات بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا فرض تھا۔ کہ رسول اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو وہ بعد میں ادا کرتا رہے اور قوم میں جو چیزیں رسم بن رہی ہوں یا بوجھ بن رہی ہوں ان کو قوم سے دور کرتا رہے۔ (روزنامہ الفضل ۲۱راکتوبر ۱۹۹۸ء)

سوال: کیا اسلام نے ادلے بدلے کی شادی کو منع کیا ہے اگر ایسا ہے تو کیا یہ حدیث اور قرآن کا حکم ہے؟

جواب: اَدلے بدلے کی شادی کا قرآن کریم میں تو کوئی ایسا حکم نہیں جو اس پر روشنی ڈالے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن معنوں میں فرمایا ہے وہ ان معنوں میں منع فرمایا ہے۔ جن معنوں میں آج کل ہمارے جھنگ کے علاقے میں بھی رواج ہے۔ بعض تو اتفاقی ہوتا ہے کہ ایک گھر میں ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی ہے اور دوسرے گھر میں بھی ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت معلوم ہوتی ہے اور وہ غور کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ دونوں کے لئے اچھا ہے۔ جس شادی کو منع کیا ہے اور اس کا عرب میں بھی رواج تھا اور آج کل ہمارے بعض پسماندہ ضلعوں میں بھی جہالت کی وجہ سے اس کا رواج ہے کہ ایک بڑھا ہے بھائی اور ایک چھوٹی عمر کی بیٹی ہے اور وہ شادی کی خاطر مجبور کرتے ہیں کہ تم اپنی چھوٹی بہن جس کے ساتھ کوئی پچاس ساٹھ سال کا فرق ہے وہ دو تو پھر ہم اپنی بہن تمہیں دیں گے۔ اس قسم کی شادیاں ہوتی ہیں اور یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر کسی کی بہن کی اپنے خاوند سے معاشرت ٹھیک نہ تو یہ گھر آئیگی تو دوسری بھی بیچاری مظلوم بے وجہ دوسرے کے گھر پہنچ جائے گی۔ چونکہ اس طریق کار میں بے وجہ سوسائٹی میں دکھ پیدا ہوتا تھا اور ظلم ہوتا تھا۔ شادیوں کے پیوند میں بھی اور ان کے پیوند ٹوٹنے میں بھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق کو منع فرمایا۔ ابھی بھی اگر کوئی یہ کرے تو ناجائز ہے۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل ۲۷رجون ۲۰۰۷ء)

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

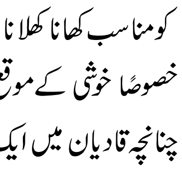

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کا کامیاب دورۂ کیرالہ

محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے ماہ جنوری میں کیرالہ کی متعدد جماعتوں کا دورہ کیا اور اہم مساعی سرانجام دیں۔ یہ دورہ تین ہفتوں پر مشتمل تھا۔ دورہ کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

مورخہ ۱۰؍جنوری کو آپ قادیان سے کالیکٹ میں پہنچے۔ دوسرے دن جمعۃ المبارک کو حضور انور ایدہ اللہ کا ۴؍جنوری کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ بابت وقف جدید کا ترجمہ سنایا۔ ۱۲؍جنوری کو کیرالہ کے چھ زونوں کے امراء کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا۔ اس میں نظام وصیت اصلاحی کمیٹی صدسالہ خلافت جوبلی وغیرہ امور پر مشورے ہوئے اور ایک منظّم پروگرام کی تشکیل دی گئی۔

سالانہ اجتماع: ۱۳؍جنوری کو کالیکٹ میں منعقد مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کو مخاطب کر کے افتتاحی تقریر کی۔

مسجد احمدیہ منجیری کا افتتاح: ۱۷؍جنوری کو منجیری میں نئی تعمیر شدہ مسجد اور دار التبلیغ کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقعہ پر زیر صدارت مکرم محمد علی صاحب زونل امیر منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا مضافات کی جماعتوں سے کافی تعداد میں احباب ومستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔

فضل عمر پبلک اسکول کرولائی میں سائنسی نمائش کا افتتاح: مکرم ماسٹر محمد علی صاحب زونل امیر مالاپورم ونگران فضل عمر پبلک اسکول کرولائی کی درخواست پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے مورخہ ۱۸؍جنوری کو کرولائی فضل عمر پبلک اسکول میں منعقدہ سائنسی نمائش کا افتتاح فرمایا۔

مسجد احمدیہ کلکولم کا افتتاح: آپ نے ۱۸؍جنوری بروز جمعۃ المبارک کلکولم میں تعمیر شدہ وسیع وعریض اور خوبصورت مسجد کا افتتاح خطبہ جمعہ پڑھا کر کیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں مساجد کے آداب بتائے۔ اس کے بعد منعقدہ تربیتی اجلاس کو محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا اور محترم زونل امیر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔

ایرناکلم میں سالانہ اجتماع: ۲۰؍جنوری کو ایرناکلم زون کی ۸ جماعتوں کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم احمد کبیر صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقدہ سالانہ اجتماع میں محترم ناظر صاحب نے صد سالہ جوبلی تقریبات میں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار اور محترم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ مقامی نے مخاطب کیا۔ نمازوں اور تناول طعام کے بعد دوسری نشست مکرم اے ایچ نجیب صاحب قائد علاقائی جنوبی کی زیر صدارت منعقد ہوئی یہ نشست کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کی بنیاد پر مختلف موضوعات پر مشتمل تھی اس میں مکرم ای ایچ نجیب صاحب، مکرم مولوی محمد سلیم صاحب معلم کوڈنگالور مکرم صفوان صاحب، مکرم مولوی انصار المہدی صاحب معلم کاکناڈ، مکرم مولوی نجیب خان صاحب مبلغ سلسلہ آلپی اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقامی نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ اجتماع میں اس زون کی آٹھ جماعتوں میں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب ومستورات نے شرکت کی تھی۔ شام پانچ بجے یہ اجتماع نہایت خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

ائراپرم میں زیر تعمیر مسجد کا معائنہ: ایرناکلم کے اجتماع کے اختتام کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ائراپورم میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں نہایت خوبصورت مسجد زیر تعمیر ہے جس کا کام ۲۰۰۶ء میں شروع کیا تھا اب دوسری منزل کی چھت کا کام جاری ہے اس مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ خوب محنت سے کافی پیسے بچائے۔ محترم ناظر صاحب نے کاموں کا معائنہ کر کے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

کوڈنگلور: اس مقام میں جماعت قائم ہوئے چند ہی سال ہوئے تھے۔ کوڈنگلور وہ مقام ہے جہاں ہندوستان کی سب سے پہلی مسجد قائم ہوئی تھی۔ حضرت مالک بن دینار اس کے بانی مبانی تھے۔ یہاں ایک مخیّر دوست مکرم اسماعیل صاحب نے اپنی طرف سے دومنزلہ مسجد تعمیر کر کے جماعت کو دینے کی پیشکش کی جس کی منظوری ازراہ شفقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی۔ 19.5 سینٹ میں تعمیر ہونے والی یہ دومنزلہ مسجد ۴۴۰۰ مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ تعمیری کام زوروں پر جاری ہے۔

چیلاکرہ: محترم ناظر صاحب اور خاکسار مع زونل امیر ایرناکلم کوڈنگلور ہوتے ہوئے چیلاکرہ پہنچے وہاں بعد نماز ظہر وعصر ایک تربیتی اجلاس زونل امیر پالگھاٹ مکرم پروفیسر عبدالکریم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں صدر اجلاس اور مکرم مولوی امیر الدین صاحب مبلغ سلسلہ پالگھاٹ کے علاوہ محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کر کے مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مضافات کی جماعتوں سے کافی تعداد میں احباب ومستورات نے شرکت کی۔

الانلور: ۲۲؍جنوری کو الانلور میں نئی تعمیر شدہ مسجد میں زیر صدارت مکرم زونل امیر صاحب منعقدہ تربیتی اجلاس کو محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا اس اجلاس میں بھی شرکت کے لئے ضلع کی مختلف جماعتوں سے کافی تعداد میں احباب ومستورات آئے تھے۔

کوڈیاتھور: ۲۴؍جنوری کو مسجد احمدیہ کوڈیاتھور میں مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کو محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کر کے تربیتی تقریریں کیں۔

پینگاڈی: ۲۶؍جنوری کو بعد نماز مغرب وعشاء محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس میں خلافت احمدیہ صدسالہ تقریبات پر مشتمل پروگرام کا محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے افتتاح کرتے ہوئے اس ضمن میں جماعت کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ مقامی اور خاکسار نے تربیتی تقریریں کیں۔ پینگاڈی میں محترم ناظر صاحب نے فضل عمر پبلک اسکول کا بھی معائنہ فرمایا جو کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب اور ترقی پذیر ہے۔

کینانور ٹاؤن: ۲۷؍جنوری کو جماعت احمدیہ کینانور ٹاؤن میں محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس میں ہم دونوں نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی تقریبات کے تعلق سے مالی قربانی اور نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ مقامی نے ناظر صاحب کی تقریر کا ترجمہ سنایا اور مکرم صدر جماعت احمدیہ نے مختصر خطاب فرمایا۔

کڈلائی: ۲۸؍جنوری کو بعد نماز عصر مکرم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کو محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔ بعض تربیتی پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔

کینانورسٹی: اسی دن بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کینانورسٹی میں منعقدہ تربیتی اجلاس کو ہم دونوں نے مخاطب کیا۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان نے بھی مالی قربانی کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کا ترجمہ مکرم مولوی این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقامی نے سنایا۔

کوڈالی: ۲۹؍جنوری کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کوڈالی میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور خاکسار کے علاوہ مکرم صدر صاحب جماعت نے بھی مختصر خطاب فرمایا۔

مبلغین و معلمین کا اجلاس: ۳۰؍جنوری کو کیرالہ میں خدمت بجالانے والے مبلغین و معلمین کرام کا ایک خصوصی اجلاس مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کالیکٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ناظر صاحب نے مبلغین ومعلمین کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطابات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ نیز صدسالہ جوبلی تقریبات، اصلاحی کمیٹی، نظام وصیت وغیرہ امور کے بارے میں مبلغین اور معلمین کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے بھی مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد مبلغین ومعلمین کرام کو اپنے اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دس کے قریب مبلغین ومعلمین نے اپنے خیالات اور اپنی ضروریات کا ذکر کیا۔ محترم ناظر صاحب نے مناسب رنگ میں جواب دیا اور ضروری ہدایات اور رہنمائی فرماتے ہوئے مبلغین اور معلمین کرام کی خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

یکم فروری بروز جمعۃ المبارک حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمع اور مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد جماعت احمدیہ ماتوٹم کے عہدیداران کا انتخاب محترم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کی موجودگی میں ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان نے کروایا۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ کا ایک حلقہ ہے۔ اس میں چندہ دہندگان کی تعداد خدا کے فضل سے ایک سو سے زائد ہے۔

کتاب کی رسم اجرائی: ۳؍فروری بعد دوپہر تین بجے جماعت احمدیہ کالیکٹ زون کے زیر اہتمام محترم ناظر صاحب کے اعزاز میں ایک پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے ساتھ ایک تربیتی اجلاس محترم زونل امیر صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس کو محترم ناظر صاحب نے مخاطب فرمایا۔ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور خاکسار نے بھی تقریریں کیں۔ اس کے بعد مسجد احمدیہ کے باہر وسیع گراؤنڈ میں محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی تصنیف ’’خلافت احمدیہ ایک جائزہ‘‘ کا ایک نسخہ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو دیکر خاکسار نے رسم اجرائی کی۔ اس جلسہ میں محترم ناظر صاحب، پروفیسر محمود احمد صاحب صدر اشاعت کمیٹی کیرالہ اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کینانور اور مکرم اے ایم سلیم صاحب ایڈیٹر رسالہ ستیہ دوتن نے مذکورہ کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے مختلف پہلو بیان کئے اس دوران لجنہ اماء اللہ کیرالہ کی طرف سے تیار شدہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب کیلنڈر کی رسم اجرائی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کو دے کر کی۔ دعا کے بعد جلسہ عام اختتام پذیر ہوا۔ کالیکٹ زون کی تمام جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب وخواتین تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے اس دورے کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (محمد ایوب مبلغ انچارج کیرالہ)

مرکزی وزیر حکومت ہند کی قادیان آمد اور
زیارت مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادیان: مورخہ ۹ رفروری کو مرکزی وزیر مملکت برائے صنعت جناب اشونی کمار جی دوپہر ۳ بجے محلّہ احمدیہ میں تشریف لائے۔سرائے طاہر میں موصوف کا شاندار استقبال کیا گیا۔اور ان کے اعزاز میں ایک جلسہ کیا گیا جس کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کی۔وزیر موصوف کے علاوہ صدر اجلاس جناب خوشحال بہل سابق وزیر حکومت پنجاب اور محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ نے جلسہ کو خطاب کیا جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ادا کئے۔آخر پر محترم صدر اجلاس نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔آپ لوگوں نے جس رنگ میں میرا استقبال کیا اور اپنے دلی نیک جذبات کا اظہار کیا میں اس سے بہت متاثر ہوں۔میں اپنے آپ کو آپ کے درمیان پاکر فخر محسوس کرتا ہوں۔جماعت میرے سپرد جو بھی کام کرے گی میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے اس سلسلہ میں بھرپور کارروائی و کوشش کرونگا۔اس کے بعد موصوف مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور مزار مبارک پر دُعا کی۔

اللہ تعالیٰ وزیر موصوف کی قادیان آمد کو ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے اور انہیں نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔(چوہدری عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ قادیان)

چنئی بُک فیئر میں احمدیہ بُک اسٹال

چنئی (تامل ناڈو) میں The Book Sellers and Publishers Association of South India کی جانب سے مورخہ ۴ رجنوری ۲۰۰۸ء تا ۱۷ رجنوری ۲۰۰۸ء ۱۴ دن St. George Anglo Indian Hr. Sec. School کے وسیع عریض میدان میں بُک فیئر منعقد ہوا۔جس میں ۴۰۰ سے زائد Book Sellers کی طرف سے ۵۰۰ سٹالز لگائے گئے۔خدا کے فضل سے اس مشہور بُک فیئر میں جماعت احمدیہ چنئی نے دو سٹالز لئے۔ہمارے بُک سٹالز میں قرآن کریم کا ترجمہ بزبان تامل، ملیالم، تلگو، انگریزی کثیر تعداد میں فروخت ہوئیں۔کثیر تعداد میں غیر مسلم دوستوں نے قرآن کریم لئے علاوہ ازیں کئی تامل کتب اور انگریزی کتب فروخت ہوئیں۔کئی طلباء اور اخباری نمائندے اور مصنفین اور محققین نے ہمارے سٹال کا معائنہ کیا اور کتب خریدیں۔نیز بعض دوستوں کو اسلام، احمدیت کی تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔بعض واردین سٹال نے اپنے تاثرات بھی کاپی میں درج کئے اور بعض زیر تبلیغ افراد کا پتہ بھی ہم نے نوٹ کرلیا تاکہ ان کے ساتھ رابطہ قائم کر سکیں۔اسی بُک فیئر میں ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے تامل ماہنامہ نبی وڑی (راہ نبوی) کے بھی خریدار بنے۔بنی نوع انسان کے اتحاد کے لئے تمام مذاہب کی تعلیم کے موضوع پر ۴ صفحات پر مشتمل تامل پمفلٹ 10000 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

ہمارے سٹال پر خاکسار کے علاوہ مولوی محمود احمد صاحب، مکرم ایم شاہ الجہاں صاحب معلم جماعت احمدیہ تروچور نے اور خدام، انصار، اطفال اور لجنہ نے بڑے شوق سے ڈیوٹی دی نیز واردین کو تبلیغ بھی کی۔اللہ تعالیٰ اس بُک فیئر کو نافع اور ہدایت کا موجب بنائے۔آمین (او ایم مزمل احمد مبلغ سلسلہ چنئی)

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ ممبئی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ممبئی کو بصدارت مکرم پرویز احمد خان صاحب جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام ''الحق بلڈنگ'' بمورخہ ۲ ردسمبر ۲۰۰۷ء بعد نماز عصر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت قرآن کریم مکرم محمد امام ریحان صاحب شموگہ نے مع ترجمہ پیش کی۔بعدہٗ مکرم میر احمد فاروق صاحب نے نعت پیش کی۔بعدہٗ مکرم سعید احمد نور صاحب، مکرم سید منور الدین صاحب ظہیر اور خاکسار کو سیرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی توفیق ملی۔آخر میں صدارتی خطاب ہوا جس میں صدر جلسہ نے سیرۃ ﷺ کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔دعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔نماز مغرب و عشاء جمع کے بعد حاضرین مجلس کے لئے طعام کا انتظام تھا۔اس جلسہ میں ۳ نو مبائعین اور ۶ زیر تبلیغ احباب کو ملاکر ۱۴۳ احباب نے شرکت فرمائی۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے نافع الناس بنائے اور سیرۃ ﷺ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بھارت نرمان کے عنوان سے چل رہے عوامی فلاح و بہبود اوران کی بیداری کے لئے
منعقدہ نمائشی پروگرام میں جماعتی نمائندگان کی شرکت

قادیان میں مرکزی حکومت کی وزارت اعلانات ونشریات کے محکمہ پریس انفارمیشن بیورو جالندھر کی جانب سے چلائی جارہی بھارت نرمان کے عنوان سے عوامی بیداری مہم پروگرام مورخہ ۱۱ تا ۱۵ ر فروری ۲۰۰۸ء تک منعقد ہوئے۔پانچوں دنوں میں مختلف تقریری ونمائشی پروگراموں کے ذریعہ عام لوگوں کو حکومت کے ترقیاتی اور بہبودی پروگراموں سے آگاہ کیا گیا۔اور موجودہ دور میں دنیا جن تمام اہم مسائل سے دوچار ہے، ان کے متعلق بیدار کیا گیا۔ان پروگراموں میں قادیان اور اس کے مضافات کے اکثر اسکولوں اور کالجوں طلباء نے وقتاً فوقتاً شرکت کی۔اس نمائشی پروگرام میں صدر بلدیہ کے علاوہ شہر کے محکمہ پولیس کے افسران اور سرکاری عہدیداران و دیگر معززین بھی شامل ہوئے۔اس نمائش کے دوسرے روز مورخہ ۱۲ رفروری ۲۰۰۸ء کو مکرم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔چنانچہ جماعتی نمائندگان کے طور پر آپ کے علاوہ مکرم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون اور دیگر افراد جماعت شامل ہوئے۔اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جامعہ احمدیہ قادیان اور جامعۃ المبشرین قادیان کے طلباء نے بھی شرکت کی۔جماعتی نمائندہ کے طور پر سب سے پہلے محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ نے سامعین سے خطاب کیا اس کے بعد محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ایسی مہم کو بھارت کے تمام دیہاتوں تک پہنچانا ضروری ہے۔تاکہ لوگوں میں بیداری پیدا ہو اور ان حقوق کے متعلق جو ان کے لئے حکومت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں، جانکاری حاصل کر سکیں اور ان اسکیموں سے فائدہ اٹھاسکیں۔آپ نے آخر میں اس مہم کے میڈیا اور کمیونیکیشن افسر شری انل کمار سے اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد محترم مہمان خصوصی کو انتظامیہ کی طرف سے ایک Momento پیش کیا گیا۔(ادارہ بدر)

دُعائے مغفرت

۱-افسوس! خاکسار کے والد محترم ٹی علی صاحب ولد کنج احمد صاحب کالیکٹ کیرالہ مورخہ ۷ رفروری ۲۰۰۸ء کو کچھ روز کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔والد مرحوم مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۵۱ء کو بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ایک متعصب سنّی خاندان سے اکیلے احمدی تھے۔بیعت کے بعد بہت سی تکالیف کا سامنا ہوا۔اپنے گاؤں سے اُن کا بائیکاٹ کیا گیا، اہلیہ کو اُن سے الگ کردیا گیا اُس میں جو بیٹی تھی اُس کو اپنے پاس لانے میں کامیاب ہوئے اور دوسری شادی کی۔ایک محنت کش انسان تھے اور جماعت کی کسی بھی قسم کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔اسی وجہ سے وہ اپنی کم پڑھائی اور کم تجربہ کے باوجود سیکرٹری مال، سیکرٹری جائیداد جیسے اہم جماعتی عہدوں پر ایک لمبے عرصہ تک جماعتی خدمات کی توفیق پاتے رہے قادیان، مرکزی نمائندگان اور علماء سلسلہ کے ساتھ ایک خاص قسم کی محبت اور احترام کا جذبہ رکھتے تھے۔اُن کی طبیعت میں ملنساری اور شفقت کا جذبہ زیادہ نمایاں تھا۔خدمت خلق کا کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔مہمان نواز تقویٰ شعار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے تھے اور ۱۹۶۴ء میں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔آپ کی میّت کو قادیان لایا گیا اور مورخہ ۹ رفروری کو محترم امیر صاحب مقامی کی اقتداء میں جنازہ گاہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے ساتھ تدفین ہوئی اور اجتماعی دُعا کی گئی۔قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔غریق رحمت کرے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین (ٹی سعید کالیکٹ کیرالہ)

۲-خاکسار کی بزرگ شفیق والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی مرحوم آف کشمیر مورخہ ۱۲ رفروری ۲۰۰۸ء کو ساڑھے بارہ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ والدہ صاحبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ کی بہو تھیں۔آپ کے دادا جان مکرم غلام محمد صاحب لون مرحوم ناصر آباد کے امام الصلوٰۃ تھے اور ان کے تبلیغ کے نتیجہ میں ہی پوری بستی احمدیت کے نور سے منوّر ہوئی۔مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ کے علاوہ نہایت صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے غیرت رکھنے والی اور محبت اور ایثار کا جذبہ رکھتی تھیں۔محترمہ موصیہ تھیں۔اپنی پنشن میں سے باقاعدگی سے بروقت چندہ ادا کرتی تھیں اور ہمیں بھی یہی سبق دیا۔

کشمیر میں اس وقت موسم سرما کی شدت اور رستہ بند ہونے کی وجہ سے میّت کا قادیان لے جانا مشکل تھا۔اس لئے فی الحال ناصر آباد کشمیر میں ہی امانتاً تدفین کردی گئی ہے کثیر تعداد میں احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔اللہ تعالیٰ محض مرحوم کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔آمین (ڈاکٹر سیّد بشارت احمد شاہ امیر جماعت کولون جرمنی)

ضروری اعلان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے حوالے سے تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیمات کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ جو بھی خلافت جوبلی کے تعلق سے پروگرام منارہی ہیں ان کی رپورٹیں ساتھ کے ساتھ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد سیکرٹری جوبلی کمیٹی کو بھجواتی رہیں۔یہ جملہ ریکارڈ تاریخ کی صورت میں محفوظ کیا جانا ہے۔ (صدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی بھارت)

خان لطیف خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ منصف کے نام

مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد کا خط

حیدرآباد میں مقامی اردو اخبارات جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آئے دن کچھ نہ کچھ مواد شائع کرتے رہتے ہیں۔ان اخبارات میں سے ’’روزنامہ منصف‘‘ نے گذشتہ کئی سالوں سے نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کے مضامین اور مراسلہ جات کچھ زیادہ ہی شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔جب بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں مضامین شائع ہوتے رہے اُن کا مختصر جواب مکرم مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ کے ذریعہ بطور تردید دیا گیا لیکن اس اخبار نے کبھی بھی ہمارا تردیدی بیان شائع نہیں کیا۔لیکن چونکہ یہ یکطرفہ مضامین شائع کرتے رہے ہیں۔مبلغ صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدائی وعدہ ’’اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘‘ کے تحت اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو کئی خط لکھے اس سلسلہ میں تفصیلی خط ۱۸؍اپریل ۲۰۰۶ء کو بھی لکھا اور بطور نصیحت عرض کیا گیا کہ آپ ان متعصب علماء کے مضامین اور جماعت کے خلاف بے بنیاد بیانات شائع کرنا بند کردیں لیکن ایڈیٹر صاحب نے اس گذارش کو بالکل نظر انداز کر دیا اور دیوبندی علماء کے متعصّبانہ مضامین لگاتار شائع ہوتے رہے۔جو اخبار ہمیں گستاخِ رسول لکھتا تھا اور جو مولوی ہمیں اس اخبار کے ذریعہ مناظرہ وغیرہ کے لئے چیلنج دیتے تھے بالآخر وہی اخبار اس الزام کی زد میں آیا اور ان دیوبندی مولویوں کو دوسرے گرو نے مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیا اس طرح صیّاد اپنے ہی جال میں پھنس گیا۔اسی طرح ایک خط مبلغ صاحب نے ایڈیٹر اخبار منصف کو لکھا وہ شائع کیا جاتا ہے۔

محترم خان لطیف خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ ’’منصف‘‘ حیدرآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گذشتہ چند دنوں سے شہر میں آپ اور آپ کے اخبار کے خلاف احتجاجوں کا سلسلہ جاری ہے بعض سیاسی لیڈروں اور بعض علماء، مشائخین کے بیانات پر ایک طبقہ میں بے چینی اور کرب کا ماحول ہے کہ آپ نے اپنے اخبار میں پیغمبروں کی شان میں گستاخی کی ہے اور ساتھ ہی آپ کے اخبار پر الزام ہے کہ آئے دن بزرگان اُمت پر گستاخانہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی پیغمبر کی توہین اور کسی امت کے بزرگ کی گستاخی قابل مذمت ہے۔ایسی تحریرات کی وجہ سے یقیناً اختلافات کو ہوا ملتی ہے اور امت کے اندر انتشار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسی بناء پر اُمّت میں بڑے بڑے فتنے پروان چڑھے اور آپس میں قتل وغارت تک کی نوبت آئی۔شیعہ، سنّی فسادات کی وجہ سے بہت سی جانیں تلف ہوئیں اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

محترم خان صاحب! ایسی تحریرات اور بیانات چند متعصب اور تنگ نظر علماء اور سیاسی لیڈروں کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور اُن کو اخبارات کی زینت بنا لیا جاتا ہے کبھی یہ نہیں سوچا جاتا کہ ان تنگ نظر اور متعصب علماء اور سیاسی لیڈروں کے ان بے بنیاد اور متعصّبانہ مضامین اور بیانوں کی وجہ سے کتنے لوگوں کی دلآزاری ہوگی اور اس کی وجہ سے کتنا قومی نقصان ہوگا ان مضامین اور بیانات کی وجہ سے مفاد پرست علماء اور سیاستدان کس قدر فائدہ حاصل کریں گے اور اپنی سیاسی روٹیاں سینکنے کے لئے عوام کو کس قدر مشتعل کریں گے یہ صرف آپ کے اخبار کا سوال نہیں بلکہ سارے اخبارات اس وقت سیاسی اور مذہبی راہنماؤں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔خاص کر جنوبی اور متعصب علماء اپنا پیٹ پالنے کے لئے ان اخبارات کا سہارا لے کر اُمت کو پارہ پارہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔گذشتہ کئی سالوں سے اس بات کو محسوس کیا جا رہا ہے کہ آپ کا اخبار ’’منصف‘‘ خاص کر دیوبندی علماء کے نرغے میں ہے اور دیوبندی علماء اپنے مفاد اور اپنے مسلک اور موقف کو آپ کے اخبار کے ذریعہ عوام تک پہنچانے میں پوری قوت سے زور لگا رہے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ نبوت کے تحفظ کے نام پر مضامین شائع کر کے اپنا مفاد حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں ان دیوبندی (احراری) علماء نے اخبار منصف کے ذریعہ جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے خلاف اتنے دلآزار جھوٹے مضامین شائع کئے ہیں کہ خدا کی پناہ! چونکہ جماعت احمدیہ عالمگیر ایک روحانی جماعت ہے۔احمدیوں نے کبھی بھی غیر اخلاقی اور غیر اسلامی احتجاج نہیں کئے۔ان علماء سوء کے بے بنیاد الزامات کا مختصر جواب آپ کو بھجوایا جاتا رہا لیکن آپ نے صحافت کے اصول کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کبھی جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی وضاحت کو اپنے اخبار میں شائع نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کی ۱۲۰ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی احمدیوں پر ظلم اور زیادتی ہوئی احمدیوں نے انصاف کے لئے اپنے خالق و مالک رب کریم کے حضور عاجزانہ دُعائیں کیں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تائید ونصرت میں بے شمار نشان دکھائے اور اب بھی دکھا رہا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صبر کی تلقین کرتے ہوئے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی کہ

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کامل سے الہاماً یہ وعدہ فرمایا تھا۔ ’’اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘‘ کہ جو شخص تجھے ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کرے گا۔میں اُسے ذلیل اور رسوا کرونگا۔ اس وعدہ الٰہی کو پورا ہوتے ہوئے احمدیوں نے بار بار دیکھا اور اب بھی ایسے بے شمار نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ان تمام حالات کو مدنظر رکھ کر خاکسار نے مورخہ ۱۸؍اپریل ۲۰۰۶ء کو ایک خطب آپ کو لکھا تھا۔اُس خط میں مَیں نے آپ کو بطور ہمدردی عرض کیا تھا کہ برائے مہربانی ان متعصب علماء کے چُنگل سے باہر نکل کر اُمّت کے اتحاد کی کوشش کریں اور جماعت احمدیہ کے خلاف دیئے جانے والے متعصب اور تنگ نظر علماء کے مضامین شائع نہ کریں اس سے پہلے بھی آپ اور آپ کا اخبار اس طرح کے اعتراضات کے گھیرے میں رہے ہیں۔لیکن میری اس رائے کو آپ نے اہمیت نہیں دی۔ اس لئے ایک بار پھر میری آپ سے گزارش ہے۔اگر آپ اپنا وقار اور اخبار کا مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور متعصّبانہ مضامین شائع کرنا بند کردیں۔ ورنہ ’’اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘‘ کے مطابق ہر اُس انسان کی ذلت اور رسوائی مقدر ہے جو بانی جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا غلام احمد قادیان مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت اور پاک سیرت کو داغ دار کر کے پیش کرنے کی کوشش کریگا۔وہ ذلیل و رسوا ہوگا۔لہٰذا میری رائے یہ بھی ہے کہ فتنہ پرواز شریر مولویوں کو اپنی صحافت سے دور رکھیں۔کیونکہ ان کا کام اُمت میں انتشار پیدا کرنا اور اپنا مفاد حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمت کو ان شریر مفاد پرست علماء اور مفاد پرست سیاسی لیڈروں کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔والسلام خاکسار

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

☆......نظم......☆

بڑھاپا اور خاتمہ بالخیر

عمر جب ہو جائے لگ بھگ ساٹھ سال
پھر قویٰ میں آنے لگتا ہے زوال
حافظہ بھی دینے لگتا ہے جواب
بیٹھنا اُٹھنا بھی ہوتا ہے محال
گھیر لیتی ہیں کئی بیماریاں
ار انکا پھیلتا جاتا ہے جال
نہ عبادت کے لئے طاقت ہے وہ
جیسے ہوتا تھا جوانی میں کمال
اپنے رب سے ہی ہمیشہ دل لگا
اپنے مولیٰ کو بتا اب دل کا حال
خاتمہ باالخیر جس کا ہوگیا
بن گیا مومن وہ اِک روشن مثال

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 16845:: میں نورنظر عبدالرحمٰن بنت عبدالرحمٰن A.P.V قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/6/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 80 گرام سونا جس کی مالیت 5120 درہم ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحمٰن اے پی وی — الامۃ نورنظر عبدالرحمٰن — گواہ خلیل احمد عبداللہ

وصیت 16846:: میں تاج الدین ولد محمد مسلیار قوم مسلم پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 31-5-1968 تاریخ بیعت 1994ء ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/6/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک پلاٹ جس کا رقبہ 100 سینٹ جس کی اندازاً قیمت ڈیڑھ لاکھ روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد — العبد تاج الدین — گواہ عبدالقادر

وصیت 16847:: میں رحیم شمس الدین ولد اے پی شمس الدین قوم مسلم پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 24/9/1973 پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/2/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد پی پی — العبد رحیم شمس الدین — گواہ سی جی عبدالسلام

وصیت 16848:: میں اجیت کنم کلتل ولد نارائن قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 18 سینٹ زمین واقع Padanorth کروناگپلی خسرہ نمبر 605/8-2 قیمت 540000 روپئے۔ 5 سینٹ زمین واقع نزد ایئرپورٹ بنگلور خسرہ نمبر 367/25/19/27 شمار نمبر 24/3 قیمت اندازاً 276000 روپئے۔ 8 مرلہ زمین واقع قادیان قیمت اندازاً 280000 روپئے۔ کل قیمت 1096000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خلیل احمد — العبد اجیت کنم کلتل — گواہ پی پی ناصر احمد

وصیت 16849:: میں ساجدہ سی ایم زوجہ اجیت کنم کلتل قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کروناگپلی ڈاکخانہ کروناگپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تین عدد ہار، کنگن ایک عدد، تین عدد انگوٹھی، ایک جوڑی بالیاں۔ سبھی زیور 22 کیرٹ پر مشتمل ہیں۔ کل وزن 144 گرام۔ کل قیمت اندازاً 81000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4250 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اجیت کنم کلتل — الامۃ ساجدہ سی ایم — گواہ خلیل احمد

وصیت 16850:: میں سیدہ نگہت زوجہ تقی الدین قوم مسلم پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 31-1-1979 پیدائشی احمدی ساکن دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16/12/05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تقی الدین — الامۃ سیدہ نگہت — گواہ محمد سیف

وصیت 16851:: میں سید اشرف ولد سید اسماعیل قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن مینگلورڈ اکخانہ تلپڑی ضلع ساؤتھ کینرا صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2500 درہم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طٰہٰ محمد — العبد سید اشرف — گواہ علی کنجو

وصیت 16852:: میں فاطمہ محمود زوجہ محمود احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیتھور ڈاکخانہ کوڈیتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپئے۔ زیور طلائی: 8 گرام سونا جس میں انگوٹھی اور کان کی بالی شامل ہیں۔ فی الحال اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں ابھی ترکہ نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی محمد سلیم — الامۃ فاطمہ محمود — گواہ غلام احمد اسماعیل

وصیت 16853:: میں کے این عبداللطیف ولد کے این فرید قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کولاترا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/4/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید — العبد کے این عبداللطیف — گواہ ایس اکبر احمد

وصیت 16854:: میں محمد کفل ایم ایم ولد محمد لیس ایم ایم قوم احمد مسلم پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/10/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ

ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد یونس ایم ایم　　العبد محمد کفیل ایم ایم　　گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 16855:: میں سلمیٰ احمد بنت مولوی ٹی ایم محمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالب عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانیلور ضلع ترچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ایک ہار 4 گرام قیمت 3300 روپے۔ کان کے پھول 3 گرام قیمت 2475 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی ایم محمد　　الامۃ سلمیٰ احمد　　گواہ نور جہان ناصر

وصیت 16912:: میں سید طیب احمد سلیم ولد سید ابوصالح مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ تولسی پور ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/7/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سونگڑا میں ڈیڑھ ایکڑ زمین ہے۔ یہ جائیداد آبائی ہے اور خالی پڑی ہے۔ اس جائیداد میں پانچ بھائی اور ایک بہن اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ مذکورہ زمین کے آدھے حصہ پر دو چچازاد بھی حصہ دار ہیں۔ ابھی یہ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ جب تقسیم ہوگی تو دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع کر دی جائیگی۔ کٹک میں 1500 اسکوائر فٹ زمین ہے۔ اس کی قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ کٹک تولسی پور میں 1700 اسکوائر فٹ زمین ہے جو خاکسار کی اہلیہ کو اُن کے والد صاحب کی طرف سے ترکہ میں ملا ہے۔ اس زمین پر خاکسار نے مکان تعمیر کیا ہے جس کی موجودہ قیمت نو لاکھ روپے ہے۔ نزد کٹک 4400 اسکوائر فٹ کا ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت دو لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد سید طیب احمد سلیم　　گواہ سید طاہر احمد

وصیت 16913:: میں عبدالحمید شریف ولد اسماعیل شریف مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد روڈ ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/6/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک مکان 32X72 فٹ خسرہ نمبر 45 ساگر قیمت اندازاً 1200000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 3424 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد شریف　　العبد عبدالحمید شریف　　گواہ ندیم احمد

وصیت 16914:: میں ایم کے رفیقہ زوجہ اصغر علی سی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن بیت النور سی سی روڈ ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/10/2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ غیر منقولہ: زمین 10 سینٹ موجودہ قیمت 80000 روپے۔ منقولہ جائیداد: وصول شدہ حق مہر 60 گرام سونے کا ایک ہار موجودہ قیمت 50100 روپے۔ 2 عدد ہار 60 گرام قیمت 50100 روپے۔ 2 عدد جھمکے 4 گرام قیمت 3340 روپے۔ 2 عدد لوکٹ 4 گرام موجودہ قیمت 3340 روپے۔ کل وزن 128 گرام۔ کل قیمت 186880 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی اصغر علی　　الامۃ ایم کے رفیقہ　　گواہ پی ایم حبیب الرحمٰن

وصیت 16915:: میں ایم کے عبدالکریم ولد ایم کے محمد مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن منارگھاٹ ڈاکخانہ منارگھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین 45.665 سینٹ بمقام منارگھاٹ ٹاؤن سروے نمبر 13/9۔ زمین مذکورہ زمین سے ملحقہ 2 سینٹ زمین سروے نمبر 13/8A۔ موجودہ قیمت 2500000 روپے۔ اسی زمین میں ایک مکان ہے۔ مکان نمبر 12/93A جس کی قیمت اندازاً 500000 روپے۔ پوسٹ آف سیونگس 200000 روپے۔ کل قیمت 3200000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایچ شمس الدین　　العبد ایم کے عبدالکریم　　گواہ ایم کے عبدالمجید

وصیت 16916:: میں وسیم احمد پی جی ولد ایم عبدالسلام قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ایس احمد پی کے　　العبد وسیم احمد پی جی　　گواہ ایم حسیب احمد

وصیت 16917:: میں قریشہ خاتون زوجہ مشتاق احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 500 روپے۔ زیور طلائی: ناک کا پھول 0.300 گرام مالیت 200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شریف احمد ابن　　الامۃ قریشہ خاتون　　گواہ قریشی انعام الحق

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver

Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M)98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 28st February 2008 | Issue No. 9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آج ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خوشی منارہے ہیں

خلافت کا وعدہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ایمان لانے کے بعد نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں

ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کی حفاظت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کر رہے ہیں؟ کیا ہم نے نمازوں کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ رفروری ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰی حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِهٖ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ (سورۃ فاطر:19) کی تلاوت کی پھر فرمایا کہ آج کا خطبہ بھی گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں یعنی نماز کے متعلق ہی ہے۔ نماز کا حکم ایسی بنیادی چیز ہے کہ اس کے بغیر دین کا تصور نہیں کیا جا سکتا قرآن مجید میں اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے اور قرآن مجید کی سورہ بقرہ میں دوسرا حکم قیام نماز کا ہے۔ سورہ فاتحہ میں بھی ایاک نعبد کہہ کر عبادت کی دعا مانگی گئی ہے کہ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں ہمیں ہمیشہ توفیق دیتا رہ کہ ہم تیری عبادت کرتے رہیں اور اس عہد پر قائم رہیں جو ایک مومن مسلمان کا ہے اور انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کرتے رہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس اہم رکن پر بہت زور دیا ہے فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔

فرمایا: عمارتوں کی مضبوطی ستونوں سے ہی قائم ہوتی ہے پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی قرآن مجید اور احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے اس وضاحت سے ہمارے سامنے آئے ہیں جن کا پڑھنا اور سننا ہر احمدی کیلئے انتائی اہم اور ضروری ہے ان کو پڑھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس انسان کامل کے شاگرد کامل کے کلام کی خوبی کیا ہے۔

حضور نے مختلف جگہوں سے آنے والی رپورٹوں سے ظاہر ہونے والے حقائق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قابل فکر صورت حال کی تصویر ابھری ہے۔ فرمایا وہ اعلیٰ معیار جو ہمارا مطمع نظر ہونا چاہئے نظر نہیں آتا اور اس سلسلہ میں بہت کوشش کی ضرورت ہے۔

فرمایا: نماز ایسی بنیادی چیز ہے جس کے متعلق ہمیں کسی خوش فہمی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتا ہے سو فیصد اس بات پر قائم ہو کہ وہ نمازوں کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا آج جب ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر شکر کے جذبات سے لبریز اور خوشی منا رہے ہیں۔ اس سب سے اہم دین کے رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔ پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گذار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ فرمایا میں دوبارہ کہتا ہوں ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کی حفاظت اس کا حق ادا کرتے ہوئے کر رہے ہیں؟ کیا ہم نے نمازوں کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

آیت کریمہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہوشیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنے رب سے غیب میں بھی ڈرتے ہیں اور اس ڈر کی وجہ سے نماز قائم کرتے ہیں پھر نمازوں اور خدا کے خوف کی وجہ سے اپنے نفسوں کو پاک رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ نمازوں میں سستیاں شروع کر دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے حضور ہر ایک نے اپنے اعمال کے ساتھ جانا ہے کوئی قریبی تعلق داری کسی کے کام نہیں آسکتی۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ چاہے قریبی ہی کیوں نہ ہو پھر ایمان بالغیب اور نماز کا ذکر اور نفس کی پاکیزگی کا ذکر اور پھر یہ کہ آخری ٹھکانہ اللہ کی طرف ہے یہ سب باتیں ہم کمزوروں کو توجہ دلانے کیلئے ہیں کہ آخرت کا خوف ہمیشہ تمہارے سامنے رہے اور جب یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے اور اس کے حضور لوٹنا ہے تو پھر نفس کی پاکیزگی کی طرف خیال رہے گا اور نفس کی پاکیزگی کیلئے سب سے اہم ذریعہ قیام نماز ہے اور نماز کا قیام کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جن کا غیب پر بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اور جو غیب میں اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے ہی تقویٰ کے معیار اونچے ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں، اللہ کے آخری نبی پر ایمان لاتے ہیں اور آخری زمانہ میں آنے والے مسیح موعودؑ کو مانتے ہیں یہ کافی نہیں ہوگا جب تک کہ اللہ کا خوف نہیں ہوگا اور جب اللہ کا ایسا خوف ہوگا کہ قریبی تعلق والے کو دوسرے کا ہوتا ہے کہ کہیں ناراض نہ ہو جائے تو اس سے پھر محبت میں اضافہ ہوگا۔ اور جب محبت میں اضافہ ہوگا تو یہ خوف مزید بڑھے گا اور اس کی وجہ سے نیک اعمال کرنے کی طرف توجہ ہوگی نماز باقاعدہ پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ نمازوں کو حق کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ ورنہ نری بیعت بخشش کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ حضور نے ایک حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھ کہ کیا اس نے مکمل طور پر اسے ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اگر اس نماز میں کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا کہ دیکھیں یا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو پھر اسی طرح تمام اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا پس جب مرنے کے بعد سب سے پہلا امتحان جس سے ایک انسان کو گذرنا ہے وہ نماز ہے تو کس قدر اس کی تیاری ہونی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اپنے بندے پر۔ فرمایا کہ بندے کے نفل دیکھو اگر اس کے نفل ہیں تو اس کے فرضوں کے پلڑے میں ڈال دو تا کہ فرضوں کی کمی پوری ہو جائے۔ پس فرض نمازوں کی ادائیگی ہی نہیں بلکہ انسان کو چاہئے کہ نفلی نمازیں بھی ادا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اسکی فرض نمازیں صحیح رنگ میں ادا نہ ہو سکیں ہوں۔ یہ ایک مومن کا اعلیٰ معیار ہے تا کہ وہ اللہ کے پیار کو جذب کرنے والا بنے اور اپنے پیارے خدا کا شکر گزار ہو۔ ہم احمدی مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر ہم ایک جماعت ہیں، ایک کڑی میں پروئے ہوئے ہیں، ہم ایک ہاتھ پر اٹھنے بیٹھنے کے نظارے دیکھتے ہیں تو جب ہماری یہ صورت حال ہے تو پھر جو سب سے زیادہ تنظیم پیدا کرنے والی چیز ہے اس کا ہم کتنا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔ اور پھر صرف اس دنیا میں نہیں بلکہ ہم آخرت میں بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہونگے۔ پس ایک احمدی مسلمان صرف اپنی فرض نمازوں کی ادئیگی کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ نوفل بھی ادا کرتا ہے تا کہ کمزوریوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نظارے نظر آتے رہیں، اسکی رحمت کی نظر پڑتی رہے اور یہی غیب میں ڈرنا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز مومن کے لئے ایسی چیز ہے جس کا خیال رکھنا، جس میں باقاعدگی رکھنا، یہی باتیں ہیں جو ایک مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہیں۔ خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ نماز قبول فرماتا ہے جو حقیقی نمازیں ہوں اور یہ کہ وہی نمازیں پڑھو جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں، صرف دکھاوے کی نمازیں نہ ہوں، نمازیں ہر دنیوی کام پر مقدم ہوں اور ان میں باقاعدگی ہو اور اللہ کے خوف سے ہوں۔

حضور نے فرمایا ان آیات میں ایک انذار بھی ہے بعد میں آنے والوں کے لئے اور آخری زمانے کے مسلمانوں کے لئے کہ اس زمانہ کی مساجد بظاہر آباد ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی اور ان لوگوں کی نمازیں ان کے لئے لعنت بن جائیں گی, ہم خوش قسمت ہیں کہ آخرین کے اس گروہ میں شامل ہیں جس کا عظیم رسول اور مزکّی اعظم نے اپنے زمانے کے ساتھ ملنے کی خبر دی تھی جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ پہلوں سے ملے ہوئے ہیں, پس اتنے بڑے انعام کے بعد ہماری کس قدر بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنی نمازوں میں کبھی سستی نہ آنے دیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اپنا پہلو ہر وقت ان باتوں سے بچا کر رکھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انذار فرمایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ان لوگوں سے علیحدہ کر دیا جن کی مسجدیں ہدایت سے خالی ہیں تو پھر کس قدر خالص ہو کر شکر گزاری سے ہمیں خدا کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے تا کہ اس کے مزید انعامات کے وارث بنیں۔ پس ہماری نمازیں باقاعدہ اور خالص خدا کے لئے ہونگی تو ہم انذاری صورت سے اپنے آپ کو بچانے والے ہوں گے۔ فرمایا اپنی نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک خاص فکر کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز کی حقیقت اور اہمیت کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے اور آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خود بھی نمازیں پڑھو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلاؤ کیونکہ یہ تمہارے ہی فائدے کے لئے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں